

بکتاب و نیز فی سبک کی کتابین دو کمان شیخ غفر کوشش تا به کتب کسرت بازار اگره سینه بکفایت مل سکتی هن ۶۶۶۶

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل العلم نوراً
والمعرفة هدًى والعبادة سبيلاً
والمجاهدة طريقاً والصلوة عموداً
والزكاة ركناً والصدقة رحمةً
والصبر قوةً واليقين فوزاً
والإيمان بهجةً والجنة داراً
والنار عذاباً والقرآن كتاباً
والنبي رسلين والرسول خاتماً
والسيد المصطفى وآله الطاهرين
عليهم السلام أجمعين

حسب فرايش شيخ نرياض الدين تاج كسرت شهر آگره



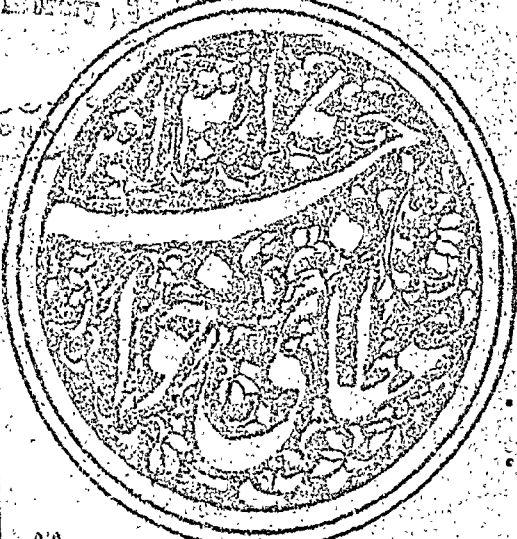
مهر مکتوب صرف نامائیل مطبوع ابوالعلائی آگره مین حسب انوار

مطبع ابوالعلائی آگره

خدا یا جهان پاویشای تراست

ز صاف دست آید خدای تراست

الحمد لله سیر بهشت فی سیر حقیقت الموسوم به



مصنفه جناب عبداللہ شاہ چشتی صوفی سینہ

پالویدہ چچہ بھیر کے الہام سکھو گھی

ملتان لکھنؤ پریس چھاپنی سچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً یہ سچے ان زلزلہ ربائی ہنہ دان حضرت محبوب رحمانی اویسیانی
خواجہ شاہ غلام فتح الدین ضربی سچے پوش چشتی نظامی فخری شیرستانی آقا سر اللہ پوٹھانہ
خلف الصدق ولایت خلیفہ برحق مخلص حضرت مجتہد فخر مذہب بریضای سید عیسیٰ محمد پوٹھانہ
مشرب جمراۓ باغیب خواجہ سید برہان الدین حیدر دہلے شاہ چشتی کبیری نور اللہ پوٹھانہ
اخئی کونین دہلی دارین حضرت سید الفاشقین سعد العشوقین خواجہ محبت البنی مولانا فخر الدین
چشتی دہلوی سید الطائفہ جامع فخریہ قدس اللہ سرہ العزیز - شعر کہنے تھے الفخر فخری
جس فقیری کوئی + فخر دین فخر جہان پر وہ فقیری ختم ہے + یعنی عابد اللہ شاہ
چشتی عفی عنہ بخدمت ناظرین اولی الابصار مدعا طراز ہے ناظم فقرب بین رسالوں دریا
سیر خواجہ بزرگ دیکھئے معلوم ہوا کہ جو ایک رسالہ میں ذکر ہے وہ ہی سبب میں ہے مگر کوئی
تحریر مبالغہ سے خالی نہیں پس ذکر خواجہ بزرگ میں جو کچھ زاید ہے وہ زاید ہے اور جو باتیں
زائد ہیں منجملہ ان کے اکثر باتیں ایسی ہیں جو ان کی تردید نہیں کیا دے تو بزرگ باطلہ مبالغہ
تسلیم پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہیں گے جو ہماری تصدیق دلا جواب نہوتی ضرور کوئی نہ کوئی رد

تذکرہ
خواجہ شاہ
چشتی
دہلوی
سید

تذکرہ

اس صورت میں درجی زیادہ مغرور اور عوام گمراہ ہونگے علاوہ ازین حال یہ ہے کہ ذکر خواجہ
 بزرگ کا خاص سیدہ خانہ فون میں ہے عام نہیں جو سفینہ خافلون میں ہو مزید بیان وہ لوگ
 کیا جانتے گئے کہ جسکو اصولی فقر سے آگاہی نہ فرج سے اطلاع مثلاً از خلف حضرت آدم تا ولادت
 آنحضرت دور خلافت تھا اور سین انبیاء ہونے کے بعد عروج فی الصفات تھا خرق عادت تصانیف
 ہوتی تھیں کمال انبیاء کا بجز ان کے اور بعد وفات آنحضرت کے تا قیامت سیرا امت ہوا سین اولیا
 ہونے میں یہ عصر مروج فی اللغات ہے وفات میں خرق عادت نہیں۔ زوال اولیا کا بکرات
 ہے اللہ اللہ کثرت کرامات پر فخر کرتے ہیں خلفای راشدین اور سید الطائفہ جمیع سلاسل عام
 و خاص خواجہ حسن بھٹو و حضرت مسعود کرمی ہیں اور ائمہ معصومین سے کوئی ثابت کرے کہ ان سے
 کیا کیا کرامتیں ہوئیں اور کیسی کیسی اور کسوجہ سے کیونکہ کرامت حیض الرجال ہے اخفا
 کے کا فقیر پر فرض ہے بجز ملحقان مدعیان کما تباری دیدہ ہے فی زمانہ جسکو مرنے کی فرحت نہ
 اور نزدیک لکھنا مرئیے زیادہ و شوار ہو کیونکہ مکرر کر کے حق یہ ہے کہ مشکل متوجہ نواسان
 آسان بہ تلافی تو مشکل + سمجھا کر کو تو اسقدر بس ہے کہ نسبت چشتیوں کی علویہ ہے اور ولایت
 خواجہ بزرگ کی بقدم آنحضرت ہے جو عارفین و بزرگی خواجہ بزرگ کے معترف ظاہر نظر آتا ہے کہ
 کلمات صورت ہی آپ کے معبود ہیں اور معنوی محمد و نبین جو اولیوں سے حیات میں کرامات
 ہوئی ہیں آپ سے بعد مات ہوتی ہیں۔ اسلئے اہل حق بحق آنحضرت و خواجہ بزرگ بہ کہتے ہیں
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + بعد از نبی بزرگ توئی قضیہ بظرف + اس کتاب کا نام
 سیرہ شہادت فی سیرہ شہادت الیوم بہ عطای خواجہ ہے۔ اسکی دو جلد ہیں۔ جلد اولیہ
 بشیر الباقین برای ذکر مونسان۔ جلد دوم نذیر الباقین تباہر فکر ہنفاقان۔ ہر جلد کے دو حصے ہیں
 سرور و نسیان سے کسیکو چارہ نہیں اور نہ کسیکی تصنیف و تخریف میں اجارہ ہے۔

ذکر خواجہ عادات

توضیح خواجہ

سائل نے حضرت جنید بغدادی سے سوال کیا کہ طالب حق کو کیا شے مفید تر ہے فرمایا ذکر الہیہ
 سائل نے کہا یہ قرآن سے ثابت ہو فرمایا قولہ تعالیٰ - وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِيَاءِ
 مَا نُنَبِّئُ بِهٖ فَاذْكُرْكَ وَجَعَلْنَا فِي هَٰذِهِ الْكِتَابِ وَحُودًا لِّمَنْ يَتَّقِي
 انبیاء کے قصے اس واسطے فرمائے ہیں تا اول مضبوط ہو اور حق مربوط ہو یہ ذکر ہدایت اور نصیحت
 واسطے متقیوں کے شرف فرمایا آخرت کے پہلی استون پر قحط اور طاعون اس واسطے نازل
 ہوا کہ انہوں نے نبیوں کے ساتھ مبالغہ کیا تم ایسا نہ کرنا بھی تعریفوں کو جو حیاہ تم میں کیونکہ
 وہ کھٹکتی ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سنا ستم میں عباد خدا دیوانہ یا شرب و باخچہ پر مشیاب

جلد اول شیعہ الیہ العین

جو بزرگ رسالے خواجہ بزرگ کے ذکر میں شیعہ میں باعتبار ذکر خاص خواجہ بزرگ نہ تو دیا جائے نہ
 نہ تصنیف سے اور اطلاق نقل کا بھی اوپر عارض نہیں کیونکہ نقیص کا مطابق اصل کے ہونا چاہیے تحریر
 مورخین میں ان کے مبالغوں کا نام و نشان نہیں ہے یہ تحریر عطایٰ خواجہ متضمن ہے روایات
 مستقرہ مورخین پر مشتمل بہ روایات مقبولہ عارفین بالغ نظر ان علوم سے حسن تالیف و حقائق
 تصنیف رسالہ ہذا کا پوشیدہ نہیں ہے اور نظام عطایٰ خواجہ کا اس میں ہے کہ بعض الایمان کا
 ذکر پہلے ہوا اور بعض کا بعد کہ اور جن مبالغوں کا ذکر سمعہ بعض وجوہات کے ذکر خواجہ بزرگ میں تحریر
 ہونا اہم ضروریات سے ہے اور کوفہ لکھنا حسن ہے کیونکہ ذاکر بن کوزابہ بالون - یہ غرض
 نہیں بلکہ ظلمت دلائل سے روشن دلان کو کہ درت خاطر ہوتی ہے اور ان کے نزدیک الایمان
 اقرار فضول الاحمول ہے اور یہاں پہلے میں فاد ملہ واقع ہوتا ہے - مانا کہ طلب نوریت
 نہیں ہوتا مگر نوریت طلب سے بھی بدتر ہو جاتا ہے اور ان کے لئے تصدیقہ باحق ہے اور جو رد و غلو کا

وہ کھٹکتی ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سنا ستم میں عباد خدا دیوانہ یا شرب و باخچہ پر مشیاب

ظفر العین

نہ کرواؤ ذکر میں یہ وقت لازم آتی ہے کہ مخالفین ہر بات میں وہ حجت لادیں گے کہ جس سے
 غرضہ ذکر ذکر کرنا پر ایسا تنگ ہو کہ وہ چل نہ سکیں گے۔ گویم مشکل و اگر ناگویم مشکل۔ لابد
 بشرط تردید مشکلیں و تا مباد مستقر فیہ کے ذکر و تردید کو بطور مرقومہ بالانکے لکھا۔ تا تردید ہم داخل
 ذکر و ہم خارج ذکر ہو اور سبائیں کے حوصلے پست اور بالغین کی ہمت بلند ہو اور کوئی یہ نہ جانے
 کہ اسبق قدر سبائے اور دیوات میں یہ رنم تو بیدار قول حق ہے اور ہر ایک سبائے کا منظر
 بدل ہو دیوات موجودہ و مباحثہ مستند ہو حیات و حیات قول فیصل بنید آخر میں ہے۔ لطیفہ
 فرمایا حضرت معروف کفری نے بدترین موت غفلت بہ خدا ہے اور سخت ترین عذاب دوری حقیقت
 خود پس ایسی موت اور عذاب سے ترسان و لرزان ہو کر منتویہ پودت ہو اور یقیناً جانے
 کہ سب ایک ہے اور غیر ایک کا موجود نہیں جس قدر یہ اندیشہ زیادہ ہوگا اوس قدر سعادت
 زیادہ ہوگی جو دم سے گذر گیا اوس سے قیامت گذر گئی۔ اور بہ سپہ لونی شہود ابد الابد اسودہ

حصہ اولیٰ ذکر

پہلے برائی تعارف جماعتوں فقر اس کے ہفت گروہ مقرر ہوئے۔ پہر لوجہ قلت و کثرت بعض
 سبب کے چورہ گروہ مقرر ہوئے بعد ازاں سبب کے بعض گروہ جدید بہت معروف ہوئے
 اور بعض گروہ قدیم زیادہ متروک ہوئے پس قلت و کثرت جماعتوں کی مقتضی نظام جدید
 ہوئی چنانچہ بارہ طائفہ مقرر ہوئے۔ سن بعد پر وہی امر میں آیا مثلاً جماعت سابقہ نادری
 اور جدید جماعت معروف ہوئی اس ترمیم میں چارہ خانوادہ مقرر ہوئے۔ غور فرمائیے وقت ترمیم
 چارہ خانوادہ کے جماعت کر خیر و تسطیہ و بنید یہ وقار یہ سبب موجود تھیں اور اب مدت سے
 صرف ایک جماعت قادیہ ہے اور سواری جماعت ہشتیہ کے نزدیک نہ سمیر یہ ہے۔ اب چارہ
 خانوادہ کے کسان میں جس کی تو گرم بازاری قدیمی بات ہے بقول غلط الوام کہ عامی نہ قادر کے

تصحیح بخاری

تصحیح بخاری

اور پانچ حیثیت کے گہترین یہ حضرات کہ آپ کو خواص تصور کرتے ہیں وہ بھی تقلید جہل کی
 کہ شیخ بن اسحاق بن عجم و عجم بنین اولیٰ تو فارسیہ و عربیہ میں اور گازیہ و غیرہ کا سلسلہ
 جہل ہے۔ پھر یہ قادیان کے کیسے ہوئے اور چشتیہ سے پہلے زید میں پس چشتیہ کا زید میں ہونا
 محال ہے اور زید یہ و غیرہ کا چشتیہ میں ہونا محال ہے بوقت تقریر چار دہ خالوادہ جماعت
 زید یہ و عیاضیہ و غیرہ سب وجود تھے اسلئے وہ خالوادہ میں شمار ہوئے چونکہ اب اور چشتین
 میں انکا کیا ذکر ہے۔ اب یہ چار پیر مانند چار معتبر کے قائم و دائم ہیں پیرنا سوت حضرت شیخ الکلام
 شیخ شہاب الدین سہروردی ولایت انکی بقدم حضرت موسیٰ اسکندریہ اور نسبت عثمانیہ مذہب
 مالکیہ و مشرب سہروردی میں ہے اب الدین موطا و عوارث بروی جبر و اثر صحیح ہیں پیر ملکوت خواجہ
 بہاؤ الدین نقشبند ولایت انکی بقدم حضرت ابراہیم خلیفہ الدہ ہے نسبت حدیقہ مذہب
 حنفیہ و مشرب نقشبندیہ میں ہے اور سند ابو حنیفہ و اشغال سند صحیح میں پیر حقیقت حضرت
 محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی ولایت انکی بقدم حضرت عیسیٰ ہے نسبت فاروقیہ مذہب
 نشافی و مشرب قادیانی میں ہے اور سند نشافی و ستین الحجاز سند میں منسوبی جس
 بنی کے قدم پر ہوتا ہے اس دلی دینی کے واقعات و حالات واحد ہوتے ہیں عجائب راہ بیان
 معجزات عیسوی و کرامات قادیانی منطبق ہیں مقام عبرت ہے نصاریٰ اور رفاہ کے مراہج
 پر شیر چاہئے عاقل کو اشارہ بس اس اوج عیسیٰ عروج مصطفیٰ ہے پیر عزت خواجہ معین الدین
 سید حسن بگڑی ولایت انکی بقدم آنحضرت ص کو ہے کہ اولیٰ طلب بہشت بلا عمل کے گناہ
 کبیرہ ہے منہ و لہجہ یا حرام۔ اور یہ حفظ سنت کے امید شفاعت کی رکنا غور ہے منہ
 اور بہشت کو سنت جانتا پندار ہے اور بحالت ناظرانی امید رحمت کی کرنا جس و حقاقت ہے منہ
 رحمت خدا لعنت ہے اور زبان کو مدح سے ایسا گناہ کہ جیسا کہ ذم سے ناجی اور زانی کی

تذکیر

بہشت

سنہ او بنیامین سنبہ اور مداح اور غنیمت لگو کی سنہ او بن مین ہے

مقدمہ حصہ اول

معلوم بغیر علم محال اور علم بغیر معلوم وبال۔ شرف علم حسب شرف معلوم کے ہوتا ہے علم معرفت زیادہ کوئی علم اشرف و محتاج الیہ تر نہیں یہ وہ علم ہے کہ جس سے امر متعلیٰ قرآن مجید و توابل فرقان جمید کا علم ہوتا ہے۔ یہ وہ فہم ہے کہ جس سے نفع و نقصان خدا فی و خودی کا مفہوم تسلیم ظاہر ہے کہ جو جس امت کا ہو گا وہ اپنے ہی امت کے علما و فقرا سے طلب کر لیا کیے از ہر ارشاد شاہ۔ بانی چوہ مین معنی آدم تیسرے ہے جس کو نیک درد کا تیسرے نہ وہ برانور سے بدتر ہے اور تیسرے معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔ سرائی زانی اور چور و کیفیت دوزخ و بہشت کے علم سارے نبیوں اور امتوں کو تھا کیونکہ آیات و اخبار سے معلوم تھا۔ وجہ مدح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ جب بالائی افلاک ہوا دیو کہا جو بالائی سوراخ پتھر سے اوپر گرتا ہے اور ہر نہیں جاتا۔ تعبیر یہ ہے پتھر آدمی ہے اور سوراخ دہن پانی سخن نال سے اسرار نہ کہ جسے قریب ہوا سنا ٹھہر رہا ہے صلوٰۃ عین ہے ہمارے کان کھولے خدا کی کھانچا پڑتا ہے اور شاہ ہوا صلوٰۃ کے معنی ہے عبادت نہیں چاہتا اور وہ پختہ ہو گا زرق مانگتے ہیں عبادت رزق روح ہے اور عبادت است بین تو مشرک و کافر ہی ہیں جسکی شکایت ہو وہ منافق است بین یعنی ملعون و مرموم اور گمان باطل نہ منافق مومن ہوں اور نہ مومن منافق۔ پھر سوال کیا مجھے جسکا خواہش ہے پھر دونوں شانوں میں دست قدرت کو رکھا کچھ سردی محسوس ہوئی پھر دس کے چیدہ علم کے علم کے واسطے فرمایا کہ یہ عام ہے۔ اس میں بیگانہ و بیگانہ دونوں برابر ہیں۔ دوسرے علم کے

تعلیم

دور

غریبیتوں کو بتانا تیسرے علم کا مین ہی متھی ہون چلا اور اولیا اسپر شفق میں کہ پہلا علم
فن ظاہری ہے دیکھو مفسر کشاف معتزلہ علم مفسر مبیضی و مومن پر راجح ہے۔ عالم ہے عمل
سافر ہے دوسرا علم سیر فی الصفات ہے چونکہ یہ سیر مستطیل ہے اس میں بھی کامیابی نہیں
نجد پانی پر فراز اور ہوا پر پرواز کرتا ہے ان کے تصرفات کو مکاری کہتے ہیں یہ وہ ہے کہ عطا
اور فقر کی ہجو اللہ در سول فرماتے ہیں تہی تحقیق خدا و مصطفیٰ اکبرین انکی تعظیم خلاف امر و مخالفت
نہی ہے۔ تیسرا علم سیر فی الذات ہے۔ چونکہ یہ سیر مستدیر ہے معرفت اس میں ہے بغیر سیر
مستدیر کے کہ جو امر مخفی ہے کسی عالم و فقیر کا اعتبار نہیں اور جسکو معرفت ہے اسکی کوئی
مشکاکیت نہیں مدرسوں سے بہت ناقص التحصیل مکمل جلتے ہیں اور غور فرماتے ہیں کہ
کوئی تارک لہ نہیامرت ہے خالقہ سے ہی اکثریت تکمیل ہاگتے ہیں اور جو کمال ہوا کم و بیدار
ہو تلے جبکہ یہ باتیں لخصوص سے ثابت ہیں کیونکہ تعلیم و تلقین سیر مستطیل و سیر
مستدیر کا نہیں ہوتی۔ یہ دونوں زوری ہے کہ اچھیال مکار کو سافر تیار یا۔ سافر مستدیر
کہتے ہیں۔ آسیب کے معنی صدمہ کے ہیں اور عرقا سایہ کو کہتے ہیں۔ عوام عرفی معنی سمجھتے ہیں
لطیفہ پہلے خلیفہ مدعیان رسالت سے لڑے اور آخری خلیفہ داعیان امامت سے

باب اول خرافہ و تواریخ میں

ہر شے کی ایک حقیقت ہے اور وہ ظاہری صورت و جو معنوی ہے عالم جسم و پوست ہے
اور آدم جان و دوست جو انسان میں ہے اویسا نمونہ جہان میں ہے حکمت الہی و
مصلحت خدائی کی باریکیوں میں عقل کی رسائی نہیں الحاصل تحقیق راجح یہ ہے آبست
زمین اور زمین سے آگ اور آگ سے ہوا ہے ظاہرہ کرہ آب و خاک و آتش و ہوا و اہل زمین

نورانی اور آفتاب و ہزار خاک و آگ ایک ہیں دیکھو جسم و جان روح ہیں آتش و خاک
 اور خاک نا اہل آگ استخوان ہے بیہ ظاہری کرو و فرہار و اثر باطنی ہے ظاہر دنیا باطن دین
 دنیا پرین سنستہ اور ہزار دین بدعت ملالہ زار باطن کو جست و بیکرنا ظاہر کو خار زار پایا بیہ علم خدا
 و فرم سے طے ہے بیہ میں ہے مطلب سفیدہ کا ثابت نہیں ہوتا ہے جو یہ بات نہونی تو عادت اور
 جہاں برابر ہو جاتے سے نہ کہتے سچان آرزوی حقیقہ دار نہیں۔ آشنا و آگس نگہ دم حسی
 بیگانہ زم + کتاب کے حساب سے اور سیاق کلام کے سباق سے وقوف نہیں ہوتا ہے سیر و دل
 سے کہ نہ تحقیق گئی تھی + باہر نہیں کتاب کا مطلب کتاب کے زمین کے تین حصے غرق آب
 جو تنہا کھلے تھے تا جانے کہ زمین دین کے تین حصے مخفی ہیں ایک ظاہر ہے جسے بشر کا جسم
 ظاہر ہے اور قلب و روح و مخفی ہے۔ اَلْاِنْسَانُ لِرَبِّهِ لَکَفَّارٌ اَدَا اِنْسَانٌ سِرًا ہریدہ اور
 سنہرے تین تون زمین دنیا کا جسم تین جہات مردہ ہے جس کے ساتھ سودا ہے (عہ) بخت
 و لایہ ربع ہسکون کے تین حصے ہیں براہ ظلم و ظلم عین جسم ہے یہ نمونہ جسم سفلی ہے اور
 بحر غلیبہ عرب عین رتبہ ظاہری جسم و جان ہے یہ نمونہ بدن علوی ہے۔ اب ہر رخ کا ہونا
 ضرور ہے دو بائیں و کلہ ایند و عراق از سر تا کمر در میان ہے خواہ یوں سچر چہ پورا سچہ شامی
 جنوبی خواہ فوق و تحت سیدہ و سکیم گمران بہتر ہے کہ دل این دو گہرین بائیں میں سیرت و دلان
 سر بائیں کو عراق و عرق کشتہ ہیں اور یونان کو عراق عرب و کلہ ایند بائیں نمونہ قلب کجانی اور
 امر کہ شمالی و جنوبی نمونہ قلب حقیقی ہے۔ علی ہذا القیاس یہ بدن سفلی و درخ و علوی ایک شامی
 ہے مگر تین اور دین و قلب اور دین و روح ایک شامی ہے۔ کل ہذا شلستہ میں یہ باریکیاں
 و پیچیدگیان معلوم ہیں بعد طوفان و بحیرہ طوفان ہے تیسری ہے حضرت نوح سنہ
 یافتہ کشتال ویا۔ جس کی اخیرہ و جمعہ و اول ہ سفلی ہے اور در میان سلام سجادہ کو دیا یہ نمونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برخ و بال و مشرق و مغرب ہیں۔ اور تمام کو جذب دیا جو منہ غرب و علوی ہے، بیت المقدس
 مشرق کی شہر اور بیت المقدس مغرب میں، ناح قید و صفی و طیل و صیب و ولی سے قولہ تعالیٰ
 سَبِّحُوا لِلَّهِ حَمْدًا تَدْرُسُ حَقِيقَتُهَا کیا یکتہ نہیں۔ شمال و افعال میں اور برخ و احوال و ہوا و غیر
 مستجابہ تجلیات افعالی و صفاتی و زمانی کو کوئی ہوتا ہے باقی مشرک و کافر و منافق ہیں جو خطا و ظلم
 سے گزر رہے ہیں راہ راست سے صفت استواء سے قائل ہوتا ہے جو بیضیہ قولہ و مقالی ہوا قابل ہے
 صفت و افعال کی عطا ہے چہرہ نظر آگیا استواء ہو گا تو عطا ہو گی دیگر خطوط افراط و تفریط خدا استواء
 میں ہیں ان دو مرتبہ میں شہر مدینہ منورہ میں ایضاً بدین صفت اندام میں ہم ظاہر و ہم
 باطن منظر افعال بدن سے تو جہ فرما ہے۔ وجود واحد و صفت اندام ایکہ نہیں ہے اور صفت پردہ
 سائنات آسمان یہ پودہ طبع ناموس کے سبب روشن ہیں ظاہر سے اندر تک ہیں اور باطن میں
 اندر سے بہت اور نور نظر آگیا کر زمین سے جس کے ساتھ پردہ سے نہ کو رہے۔ ہفتہ نور و طبع
 ہفت آسمان یہ پودہ طبع لاہوت کے میں یہی نظر عین بصر خدا و آئینہ میں منظر
 نادان جو ہم تہر ہے و تہر بصر و اوہر سے قدرت جو شاہ دانہ بیدار ہو ہری۔ ایستہ زمین سے
 قطع لباس ناموس ہو پارہ منتر کے۔ مومن و مشرک میں مگر قطع جامہ دونوں کی جدا جدا ہے
 اختیار دونوں کے خلاف ہے چونکہ فعل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جو دوسرے کو منع ہو
 آپ کے ہمیشہ عامہ کرتہ نعمت رکھا حضرت صدیقہ نے سب کو کہہ کر فرمایا تم ہر ایک میں نے آئینہ
 وفات کی نعمت میں چودہ پوند تہہ چنانچہ فقرای چہار و وہ خاندانہ کا شعار تہمت ہے۔ مانا ایک
 پا جامہ کو پہلے پہنا ہو یا فرمایا پہنو گا پا جامہ صفت ہو گیا۔ اور وضع اناس کا کرتہ و مشک
 ریش و بدت و خفت و غیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوای حج کے بدن کو استرہ اور شیخی
 نہیں لگایا۔ مدارج النبوت میں یہ تحقیق تحریر فرمایا۔ دلیل سات علم کے ہوتی ہے نہ تہج کے

فہرست

حد فہرست و جہ تالیف و تہذیب

اور سند سنت کی شرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ امت سے علما اور فقہاء کا اعتبار
 ہوا اذنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ بجا اذنت اور حیات حلق وقصر کج ہے۔
 قولہ نقضاً من خلقین من وکنتہ وکنتہ من خلقین۔ دلیل خاص بدعوی عام قبول نہیں۔ منافی
 بہ سنت فعلی ہے جس میں اسرار ہے نہ قولی و تقریری میں اور آنحضرت ص کے جملہ امور متوسطہ اختلاف
 تھے اور بال نہ سید ہے تھے جو سید پر آئے نہ گھونگروا لے جو مانند شیدایوں کے تھے جو سر سے پیچیدہ
 رشتہ بین اسوا سطلے تا بنا گوش و دو شش تھے۔ اصل اور معتبر حد طبعی ہے جو ہر سہ سنت
 ثابت ہے ہر فرمایا بال کول کرنا نہ پڑ ہو ہر بال سے پتہ ہوتا کہ آپ ہو گا منہ دانا اور کتر وانا سے
 رواج ہے اور احوال جبروت سے ہر ملت میں عبادت ہے مگر صورت جدا جدا ہے ہر ملت
 منہ سے ہے قولہ تکلف الملیل۔ اس نماز کو براہ اخلاص فرمایا ہے دیگر نمازوں کو باحکام اور
 آنحضرت نے خود ہمیشہ پڑھی اور اکثر سے پڑھوائی اور جنکو پڑھتے دیکھا اور نہ خوش ہو سکتا۔ اور
 عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ کو بقضای تہجد کے ہر گاہ ایک دو مرتبہ بلا عمد کے قضا ہونی توام پر گران ہے
 فرض کیا سنت کو کہ بھی نہ ہو لیکن التقریس کو صبح ہو گئی فرمایا بیان نہ ادا ہے نہ قضا اجلہ
 نکلو اور جنگ خندق میں فرمایا جنہوں نے دھکی کو قضا کرایا خدا اذ کو منہ کے بل دوزخ میں ڈالے
 علی ہذا ظہر وغیرہ خدا نے قضا کر امین اور قول لا ہوت ہے۔ فرمایا مصدری کلمہ بلا حساب و کتاب
 جنتی ہے گوزانی اور چور ہو جو اسکو نہ مانے اسکی ناک کو خدا خاک میں ملاوے ف ناک غیرت و
 رواج دنیا ہے شہادت کلمہ کی کسی سے کہی ترک نہ ہوئی قطع بر مجاہدہ وضع پر مکابرہ افعال پر
 متکا ہے۔ یہم چاروں درجے پہلے حصہ بلع مسکون میں ہیں حدیث قدسی میں ہے جو
 احمقون کو پیدا نہ کرنا دنیایا و نہوتی فرمایا آنحضرت نے اہل قلم سے نصف دنیا آباد ہے۔
 شرع کے معنی حقیقت تو نہیں + پر کمان یہ نہم ہر ایک کے تین + دنیا کا ہر زمین

(عشام) بقسمت صفتی جسکو سنی نے بنجانا منظر تجلیات افضالی جسم سے جو پوریت سے سیارہ
 میر ہفت اقلیم میں (۱) ہندو عربی تجارت و ماریت (۲) چین مشرقی قضاہ و فافا (۳)
 ترکمیں نجد و جہد (۴) خراسان شمس استقامت و کرامت (۵) اور انہر و ہر و خلیات و
 سمیت (۶) مردم عطار و سیاق و سباق (۷) بخارا قمر رحمت و نعمت صفت ہمدی ہنر جگر
 صادق اعمال است ابلیس یعنی غیبت گو کہ پہلے ہی آسمان سے رہ جوتے ہیں اور قبولیت کو
 او سوخت ہوئی ہے جیکہ ساتون آسمان سے گزر جادین اور عذر بدتر از گناہ کیا مقول ہے
 غیبت سے تو کوئی نیک ہی نہیں سکتا ہے گویا یہ حضرت موسیٰ جواز غیبت ہو۔ صاحب خدمت
 اقلیم کو غوث کہتے ہیں اور غوث صدر کو غوث الاعظم یہ نسبت منفصلہ ہے یعنی پاکست
 کے متفرق ہیں چنانچہ اجمیر شریف و حرمین شریفین اقلیم چین میں ہیں تو چہ فراموش کہ مکر اس
 بحث سے کیا غرض اگر کوئی غوث ہوگا تو وہ ہوگا اور ایک ہوگا نہ کل اور یہ یہ منصب ہی ہونے
 اور ہم امور ساتھ لڑن کا موان کہ میں جو کہ متعلق ہے سعی ہمارے میں یس اولاً بطاہر و مطلب
 اس ذکر سے یہ ہے کہ اس کتاب میں بحث غوث و طبیب کی ضروری ہے اور اس معنی پر اور
 خبر سے فرمایا آنحضرت نے طبیب علم کی مرد و عورت پر فرض ہے یعنی معرفت کی اور فرمایا طبیب کو
 عالم کو اگر چہ پادچین میں ف علم تو معرفت دین ہے ہفت اندام ہفت اقلیم میں جو ہفت
 اندام بندگی میں ہے غوث اعظم و جو نولیش و اہل سلسلہ غوث اعظم درویش ہے یہ آخری
 مدعا ہے ایضا قیام بدن کا یہ ستہ ضروری ہے مگر عام فہم خاص پسند عینا صبر و روح سبیلانی
 و مقامی بنو (مجم) بقسمت خلیس جسکو ذیل نے بنجانا منظر تجلیات صفائی قلبیہ و بیہوش
 ثابت ششگانہ تحت الارض یہ چہ ولایت میں (۱) ہند (۲) چین (۳) خیر و ولایت
 (۴) ایران (۵) توران (۶) نیمشب حبش و ثوابت خانہ سیارہ میں اور

غیر از ششگلان

طہر و نیت

نہایت

شرح بارہ بین بارہ چمک بہتر صاحب دست ولایت کو قلعہ کتبہ میں اور صدر ولایت کو
 قلعہ الاقطاب - یہ تشریح ولایت منصفہ ہے۔ تشریح آخری بہ تشریح اولی استعار
 بہا را حدی صاحب حضور قلعہ داخل خانہ ان قلعہ قلعہ ہے۔ من چہ تشریح استعارہ -
 شہزادہ ہزار عالم و بارہ چمک بہتر فائز - قولہ تعالیٰ سدر جیمہ ایا تینانی الافاق یعنی آفاق
 الخ افاق و انفس میں جو نشانیاں دکھائی گئی ہیں وہ اسلئے قائم یہاں تک سعی کرو کہ انہیں
 تطبیق ہو کر براہ تصدیق حق کو پہنچو۔ ہر گاہ کہ ہم نے حق بات کو حجاب جانا۔ خود کردہ راعلا جہ
 نیست آب ہی بجالی باطن میں پسندے خود غور کرو کہ میں صنمی و ہندی ہوں یا دشمنی و فارسی
 یا یہودی انفعالی یا نصاریٰ اقوالی یا خارجی تو رہید یا انضی تقیہ سے نہ ہر دور و رخ گوشای باصفا
 و کسری بیغیر تو بر مصطفیٰ ایضا انسان کے تین وجود ہیں۔ مثالی کا اور اک بجو اس جسم
 ظاہری ہے اور مثالی دیگر کب جو اس جسم معنوی اور خیالی سلطائف خمسہ عالم امر (لہ) ہے۔
 حبیب جسکو حیثیت نے بچا نام ظہر کلیات ذاتی روح ہے ہر دلی خمسہ متجہر یہ پانچ ملک ہیں۔
 (۱) ہند (۲) چین (۳) یوم یعنی شمال ولایت و جنوباً حبش و گویا یہ ہر رخ ہے۔ دو دہائی
 پانچ (۴) شام (۵) روم و یہ بحث طویل ہے جو سمجھو تو فہم ہے طائوس کو جنت سے کابل
 میں جتنا راجا حبش میں خط استوا پر قطب شمالی و جنوبی ہیں صاحب خدمت ملک کر غوث قلعہ
 کہتے ہیں۔ زبان کی کیفیت دیکھ لو مخدوم ہفت اندام و خادم دل ہے ہم متحرک ہم ساکن
 یہ تقسیم متحرک دل سے کیونکہ جسم متجہر کو رحمت ہے اس واسطے ہر دلی حکومت خود ولایت
 میں ترقی و تکرار ہر نام ہے۔ تعلق اسکا بخلداری ہے نہ بہ نفس خود ولایت یہ تقسیم ملکی
 آخر بقسمت فلکی اول واحد ہے۔ اور دوسرا دونوں سے متعلق ہیں اب یہ امور سمجھو کہ
 اول ہفت سیارہ ہفت فلک ہیں و ثمران مجید سے ساتہ ساتہ بطور ہیں۔ اور

تشریح

تشریح

وہ حقیقی کے ساتھ درجے پای کج را منورہ می بایست کج۔ ظاہر ہے کہ سبک گزندان
 بہانہ کرکے آشنا ہوا۔ برای ہر وہ ایک ایک برج سپہ اور رحبت نہیں مگر چاند گزین
 گزین لگا ہوا ہے باقی تیسہ تیرہ کے دو دو گزین۔ آدم بر سر طلب عقل و عشق عالم انسانی کے
 چاند گزین اور تیسہ تیرہ نقد و فقر (۱) ناز و ذکر (۲) زکوٰۃ و شغل (۳) صنوم و فکر (۴)
 (۵) حج و مراقبہ (۶) جہاد و باجم و صنون میں با مکر کلمہ شریف اتحاد ہوا چلتے ہوئے کوئی مصیبت
 نہ کوئی مذکر کیا بات ہے پوچھی جاتے ہیں درہ حقیقت معلوم ہے لاکھ کی تین قسم ہیں۔
 نوری کرو بیان بندگی انکی تقدیس ہے۔ برزخی مسیحان بندگی انکی تیسہ ہے ناری ابو طالب
 عبودیت انکی تیسہ ہے۔ یہی مامور سجدہ آدم ہیں۔ آدمی کے در و در و دیون کی تو کچھ ہستی نہیں
 یہ بیچارے ذلیل و خوار چوکیدار اپنے منہ میان مٹھو کیا حقیقت کہتے ہیں۔ دربار کا ہر دربار
 جسکو سرکار طلب کیا کہ کب روک سکے گا اسے انکی بہہ کائنات ہے۔ چورون کے چوکیدار اور شاہنشاہ
 حدیث گاہ میں جسکو ذرا بھی عقل ہوگی وہ انکے کام سے انکو جان لیگا شرافت نام سے نہیں ہوتی
 ذات کام سے بچتی جاتی ہے۔ بہرہ من برکات خدا نہیں تو بیخبر علی مانتے ہیں اور انکو اولاد و بھلا
 کہتے ہیں اگر انکو نام کی بھی غیرت ہوتی تو ہیک مانگ کھاتے خدشا گاری بندوں کی کرتے۔
 علوم و ادب ذات ہیں۔ شریف ایسا کام نہیں کرتے شرفا ان پر مرتے ہیں اور کہیں نان پر
 ذکر حضرت احمد چاہم۔ و سہلای خیری حضرت احمد جام امی تھے اور نہ آپ کو کسی سے
 بیعت شہادت تھی۔ بوجہ اویسیت آنحضرت حضرت سہلای خیری مجذوب ابوالوقت
 رفاقت تھی بیش برس بر رفاقت انکے مصروف ریاضت و عبادت تین سو کتا بین آپ نے
 انصوح نقلی و انصوح عقلی توحید و معرفت و حکمت و فقہانیت وغیرہ ایسی کہیں کہ جسکو
 علم و حکما ہی حایا و استقبال نے تسلیم کیا یہ امر دین علم لدنی کامل کی سی ہے اور آپ

فرمانے میں کہ میرے کتاب میری سراج الہام برین عطیہ خدا تعالیٰ ہے ہزار دن سے آپ سے بیت
کی اور خدا ناولیا کا بلین سے ہوئے۔ حضرت ابوسعید الخدری نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا
کہ علم شیخی کا بکھانا خرابی نصیب ہوا اور ولایت میری دوسرے کے سپرد ہوئی جو خرفہ
حضرت صدیق دست بردست بطور میراث فقر چھوڑ چکا وہ ابیسیٰ شیخ الشیوخ کی
کرامت ہے سپرد و احقر جام کے کر دینا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ شب کو خواب میں دیکھا
کہ شیخ ابوالخیر شیخ دیگر شاہنجان روضہ سے سرعت تمام استقبال قطب الاولیا کو جاتے
ہیں فجر کو حضرت احمد جام تشریف لائے مجھ کو انویں خرفہ میں کچھ تال ہوا آپ نے فرمایا امانت میں
ودایت چاہئے میں نے سپرد کر دیا بعد کاجب حضرت احمد جام ہرات میں تشریف لائے اور بیت
ہراتی اولیائے بیت ہوئے یہ امر حقیقیون پر سخت گران گذرا اور سب نے اتفاق اس پر کیا
کہ ہرات بجا کر حضرت کو شہید کریں اور بجا کمت بالغہ الہی و مصداق کمالہ خدائی حضرت مود و حشون
حشون سے نظام اتفاق اور حضرت احمد جام سے نفاق ضرور ہوا اس ہمید سے یہی دونوں
شیخ یا خبر تھے اور دونوں طرف کے بالکل بے خبر حد البتہ اسرار سیرین برج میں ایک ادنیٰ بات
پر بہت کہ جب حضرت علی نے قاضی شیخ کو فہ کو حکم موقوفی دیا کو فیون نے اس پر اتفاق کیا کہ یہ
موقوف نہ ہوگا اور قاضی نہ کرے یہی امر تالیف کی تمیز کی حضرت علی نے یہ حال فرمایا علی انہا
بتکامل جمل وغیرہ اور میرے حشون پہلے اور میرے احمد جام آئے کہ وہ بین دونوں گروہ میرے
مستمر جماعت حشون جو بطور سفارت گئے حضرت احمد جام نے ان سے فرمایا سوال تمہارا یہ ہے
کہ تم ہماری ولایت سے کجا ہو اس پر یہ کہ اگر ولایت سے مراد یہ دیہات ہیں تو یہ
اون کے ہیں نہ میرے ہیں اور جو مراد حشون یعنی سلسلہ ہے تو شیخ الشیوخ ہونا چاہئے
اور جو ولایت سے مراد وہ ولایت ہے جو بحر خدا باہل الہ ولایت ہے اس کا حال خبر کو

[illegible]

ہمیشہ اندھے بہ تفریق ادھون نے قضایای بیعت خلفای راشدین تک نہیں دیکھے۔
 کیا واقعات فقرا بھلا یہ انکو سمجھ کماں نصیب ہے کہ حضرت علی سے جو کچھ گزرا وہ سب نابھ
 علو شان حضرت علی سے گزرا اور نہ جملہ امور مخفی رہ جاتے ان واقعات سے جو خواجہ مردود چشتی
 سے گزرے وقت و ترتیب کی آپکی ثابت ہوئی اور بدعت معاویہ کی نیرید پلید کو بجای خود سجادہ کیا
 رفع ہو گئی۔ اول تو یہ واقعات کچھ بات ہی نہیں دوم بغرض تھا لفظ منطوق پر نظر کیا و تو
 بتقابلہ دیگر حالات مندرجہ سیر یہ جو کچھ گزرا بہت کم گزرا اور باعتبار مفہوم جو کچھ بات ہو وہ
 اوپر مذکور ہے الغرض اول دونوں شیخوں میں تین روز غلو ت رہی اور حضرت احمد شام بعد
 تقویٰ بغیر حضرت ابیض بیعت حضرت مردود چشتی سے رخصت ہو کر اہل خراسانی خستیان میں
 کیونکہ خواجہ خاندان چشت کا عشق خدا ہے اور خاصہ خاندان نقشبندیہ عقل عقلمندی اور یہ
 دونوں خاندان عالیشان جو کہ صدیقوں سے منسوب ہیں امیر و وزیر میں سے اول مسا
 آخر ہر منشی + آخر با حیب تنہا تھی + اور امور انتہا قابل و اشکالی کل مشیر بہا منت خرقہ و ہون
 خواجہ مردود چشتی پر مبنی بفضل تعالیٰ خاندان چشتی بدعت معاویہ وغیرہ سے پاک ہے۔ مگر یہ
 داناوی و بینائی فقرای صاحبہ طریقہ چشتیہ کو ہے امیر معاویہ سے صحابہ نامی سے ایسی غلطی
 ہوئی اول آپ کو خلیفہ حضرت عثمان غنی خلیفہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے یہ خلافت عالی تھی نہ غلو فنت
 کا علی۔ مطلب میں خطا کی اور آخر یہ بدعت پلید کو سجادہ کیا اگر کسی شیخ سے یہ خطا ہو تو کیا
 بڑی بات ہے مگر وہ مردوں کو پیروی نہیں کرنا چاہئے۔ ایضاً۔ انا درو کا المردم واکم لکلا کتر
 خواجہ ابی احمد ابدال چشتی و خواجہ ابو محمد ابدال چشتی دونوں خلیفہ خواجہ اسماعیل چشتی کے ہیں
 جیسے خدمت علی احمد صابر و حضرت شمس الدین شجرہ چشتیہ صاحبہ میں دونوں خلیفہ حضرت
 بابا صاحب بکنا جمع ہیں۔ اور حضرت خواجہ محمد الملت والدین اول اوس میں چنانچہ سید الطی

اور ملقب بالقباب الشیخین دریم آپسے سیر و سیاحت ہر مہرہ سیاف کی ہے بیہوشم آپسے بجائی پیر
بھرا از تشریف اورنگ آگاہ میں سجود نہیں ہوئے بلکہ دہلی میں کہ جہان سجادہ حضرت شاہ قلیلم کیست
موجود تھے تمام فرمایا چارم آخر میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بیعت فرماتے ہیں چنانچہ مناقب شریف سے
ثابت ہوا کہ آپ کے صاحب آپ کی بیعت سے واقف نہ تھے اور دوبارہ پیرنا تو عمری بات ہے ہر مزار پر
عرفان ہوتے ہی میں جیسے آنحضرت کے افعال خاص شہا پودہ از دلج مظهرات و خیرہ کا ہونا و سر
کیونکہ منع ہے سجود کی پسیر بجائی پیر مخصوص بامہ مستصوبین ہے چنانچہ شہرہ خاص حضرت
سروں کرمی سے : چار اور عام خواجہ حسن بصری سے نہ خواجہ بزرگ کی جگہ فرزند میں نہ بجائی
حضرت مخدوم و حضرت مجرب الہی اور حضرت کا لے صاحب نے حضرت شاہ سیلیان صاحب سے
بیعت خلافت حاصل کی۔ عاقل کو تا اشارہ بسج سے بر سیلان بلوغ باشند و بس
سیر حضرت شاہ میرا قیام قندھاری مجذوب۔ کوئی ان روایات متبرہ سے انکار نہیں کر سکتا
اور جو کہ منکر ہے۔ حضرت نجیب الدین برخش نے فرمایا کہ دیکھا کہ روئے شیخ کبیر سے ایک
بزرگ نیک اور اون کے قدم بقدم چلے درویش ہیں ان کے درویش نے میرا ناتہ پچھلے درویش کے
ناتہ میں دیا یہ خواجہ حضرت موصوف نے اپنے پیر بزرگوار سے کہا انہوں نے فرمایا کہ اسکی تعمیر
حضرت الہ الوقت ابراہیم قندھاری سے لو پر ایک شخص کو بہر تعمیر آئی خدمت میں بھیجا آپ نے فرمایا
کہ یہ خواجہ نجیب الدین کا ہے اور جسکے ناتہ میں ناتہ دیا ہے وہ شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی
نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ میرا قدم میری قدم گاہ پر ہو کوئی انکار کرے شیخ الاسلام سند
میں شیخ کبیر نے تھے شیخ خلافت میرے کہ گزیرا کہ ہرگز بتسل خواجہ رسید سلاطین عزت
گاہ میں رہے نہ منازل شہا سالہم کردہ ہے + محال ست سودی کہ راہ صفا نہ توان رفت
بہر مہر چھٹے خطبات شعر در میان باب عشق کا ہے۔ مگر کہ کہ راہ پر جانتے ہیں۔ اور خیر نظام

یہ خفیہ خدمت میرا ان پر مشتمل رہے ہیں کہ جو کچھ کہنا ہے اس پر متناہی ایک شب صحبت حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہوا اور چند مرتبہ طلب بھی کی مگر قبول نہ ہوئی بحسن اتفاق ایک مرتبہ خود ہی
حضرت موصوفیہ نے فرمایا کہ جو تم آج کی رات اوس مسجد میں رہو تو صحبت ممکن ہے میں نے کہا
کہ بہت بہتر ہے کہ میں جانتا تھا کہ آپ اولیٰ ذکر کاتے نہیں اور جو کاتے ہیں تو بہت کماتے ہیں
میں نے نقدی واجب کے اوس مسجد میں رہا اور کچھ رات گئے حضرت سے کہا کہ انا لاؤں
انکار کیا بعد ازاں بارش کی غصیلی ہوئی اور بازار بند ہو گیا۔ فرمایا کہ انا لاؤں میں نے کہا یہ نقدی
قبول فرمائیے۔ اسوقت بازار بند ہے۔ نقدی کو لیکر فرمایا کہ انا لاؤں جو کہ بارش کہیں گئی تھی اور
امیر کا مکان قریب تھا انہوں نے سامان لیکر لایا یا پخت کر اؤں مگر حضرت سب سامان بچا ہی
کہا گئے۔ اور فرمایا کہ اور لاؤ میری تقرار سے دس من نان لایا وہ بھی نوش فرمائیں۔ اور مجھے
کہا کہ باوجود اس طرح آرام کرو جو بلا جگہ تو نامی دالوں کا میں دم بخود ایسا لیتا کہ سامان کو بھی پی گیا
اگر دس لیتا کجا جو کچھ اسی نہ کجا یا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بہت بڑا پتھر لیکر آئے اور میرے سر پر
اور سکو تو لا نامر پر مار کر مار دالین میں اس عالم حیرت میں دم بخود منظر حیران دیکھتا تھا پھر یہ
کہہ کر جی تو یہ چاہتا ہے کہ سر توڑ دوں پر یہ خیال آتا ہے کہ تیرا باپ ضعیف ہست رویہ گاسر
پتھر کو صحن مسجد میں پھینک دیا پھر تھوڑی دیر کے بعد پتھر کو لیکر حلقہ کیا اور پھر ہنسیکریا دیر تک مش
ظہر اولیٰ کے چلے گئے کہ نہ رسبہ بعدہ مجھے سے کہا کہ میں کتب خانہ زیر مسجد جانا ہوں بے غم سو رہو
وہ اندر گئے اور میں نے باہر کی کھڑکی پر ڈالی اب جان میں جان آئی اور آرام سے لیٹا مگر
کتب خانہ میں سے برابر آواز جاننے کی آئی تھی۔ کیا سوتا سوج میں مڑ گیا فجر کو دیکھا تو حضرت
فنا لب غلہ اور کتب خانہ سب کہا گئے وہ جو معاملہ بلا واسطہ حضرت احمد بن حنبلہ نے باہر حضرت
سہل بن ہشام سے دریافت کیا اور حضرت نے گزرا وہ اس معاملہ سے نہ واقف تھے۔ اب یہ واقعہ

حضرت سودر چشتی کا خوب ہو گا علاوہ ازیں دو قرن برفاقت خواجہ بزرگ منجی نیاں لہر بل طلب
خواجہ بزرگ حضرت فندری رہے میزان عدالت میں منزلت خواجہ بزرگ کو تو لانا چاہئے۔
مزید بران واقف اصول فقر ہاں میں کہ حضرت ابراہیم فندری کی تفسیر حضرت جبریل ہے
اور خواجہ بزرگ تادل میں بمنزلہ آنحضرت ۴ تھے۔ بہر پیران پیر کون مرتبہ دان خواجہ بزرگ ہے
باب دوم کرامات خواجہ بزرگ میں

مبعز است آنحضرت ۴ سے جس معجزے کا تعلق جس عالم سے ہے اس معجزے کے کواسی عالم
میں لکھا ہے۔ ایسے کون ذکرین کہ جو نقل موزنین کو نقل مصالین کرین انکو انشا ہی
اور منشا سے اولیا سے کیا علاوہ عالم کی دو قسم میں عالم معانی جو لو غرض میں عالم احیائی
جو جوہر میں اسیمین ذوالعقول کی تین قسم میں عالم مایک عالم نباتات عالم انسان اور غیث
ذوالعقول میں جو علویات میں انہیں عالم آسمان و نجوم وغیرہ اور سفلیات میں بساط
عالم غصریات ارج اور مرکبات میں عالم حیوانات عالم نباتات عالم جمادات و عالم انسان
عالم عوام و عالم خواص ہو۔ اول تو ذکر خواجہ بزرگ کا تمام و کمال کرامات پر کوئی بات اعلیٰ
سے خالی نہیں ہے دہم خود خود مند ہرگز بہر بخیر نہیں کر سکتی کہ تمام عمر خواجہ بزرگ
کہ جو عمر طبعی سے زیادہ ہے اسقدر ذکر ہو یہ بات خود داخل اعجاز ہے اور یہ اعجاز خود
اعجاز تر ہے جو صاحب آپکو ذکرین باور کر آتے ہیں انکی نااہلی اذکی تحریر سے ظاہر ہے۔
اور چند کرامات میں تردید موجود ہے انکی شاعریت سے نقل میں اصل ہی فوت نہیں ہے
مختصر ضمیمہ کو منسلک ہے وقت تاریخی اور عزت سیر کی دہول اڑائی ہے اور تصنیف
نایف کی مٹی ملی کی ہے اسیر یہ طرہ ہے کہ آپکو مولوی اور صوفی جاتے ہیں شاعران
قت سے ہی نہیں۔ اور نہ یہ ذکر علوم معقولی سے فلسفہ وغیرہ اور معقولی سے عقاید

اقسام عالم

خواجہ بزرگ

ضمیمہ

وقفہ کا حاشیہ ہے نہ کسی کتاب تصوف کی شرح یعنی نہ احکام میں نہ اسرار پر نہ نقل ان کے
 حسب حال ہے حشاکا بہت اکبر شاہ و شاہ صاحب باہم گفت و شنید میں تھے یہ سب
 تاریخی شاہ صاحب نے فرمایا کہ سکندر اور امیر تیمور نہیں لڑے بلکہ ان میں دوستی تھی پادشاہ
 محبوب ہوئے فیضی رافضی دشمن اولیاء اللہ کو خوب موقع ملتا تھا پادشاہ سے عرض کی کہ
 حضرت کو باوصف کشف کرامات علم تاریخ خوب ہوا ان بزرگوں کی بزرگی اور ان کی کتاب کی
 مستبری میں کیا کلام ہے کوئی جو کہ کچھ کہتا ہے ان کی شاعری اُلٹی ہے یہ سچہ کو کہہ رہا
 تھا میں نے کرامات شمسہ وغیرہ کو دیکھا اصل راقم نے ہر کرامت کو بروی تنسیہ بذیل عوام
 لکھا ہے اور جبکہ اللہ و رسول کا کلام شاعریت سے پاک ہو اور جو شعر ان کی قرآن مجید اور
 احادیث سے ثابت ہو پس ذکر اولیاء اللہ کا شاعر بننا پہلی خطا ہے اور نا اہلون کا
 کلام سننا اچانک ہے حضرت عمر اور حضرت علی نے تو اکبرین اور واعظین کو منگوادیا موٹی
 بات ہو کہ عوام بلفاظی شاعری اور جماع لائے ہیں اور امر ذکر فوت ہو جاتا ہے اس جگہ میں
 راقم نے ادب میں کرامات مرقومہ مورخین کو لکھا ہے کہ امر خواجہ بزرگ مانند شاخون مترکم کے
 ہے اگر فردا فردا اسے استنباط ہو تو دفتر چاہئے۔ جموعاً ایک دو۔ دو ایک اقباس کیا گیا
 ہے اور یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ جیسے ادریسوں کی نبوت عارضی تھی ویسے ہی
 ان کے معجزات تھے۔ ناقص صلیح و بدیضاً درج بیسی اب گمان اس وقت میں اس سب کے
 اکثر آدمیوں نے نہیں دیکھا۔ اور نبوت آنحضرت ص کی مستقل دست و ناسخ ہے ایسے ہی
 آپ کے معجزے ہیں ویسے ہی کرامات خواجہ بزرگ معجزہ آنحضرت ص مکہ میں پیدا ہوئے
 اور اسی دیتیم مسکین تھے۔ نہ زرنہ لشکر تنہا بمقابلہ ہزار ماہمت رسالت و جمیت
 خدا و ادیت احرام کو جو کہ بیت الصنم تھا بیت اللہ فرمایا اور غرب سے کفر کو برباد کر کے

کرامات

کرامات

کرامات

کرامات

اسلام سے آباؤ کیا مورخان کفار تک لکھ رہے ہیں اور چودہ سو برس سے سارے جہان کے
 آدمی کہلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں یہ بات فرضی مصنوعات و فرضی موقوفات سے نہیں ہے
 اور نہ یہ سچہ چرایا ہوا ہے یہ بھی یاد رہے کہ کتب اہل اسلام و کفار سے بالاتفاق مستحب
 اور برائیاں احیائے ثابت ہے کہ جو کس لشکر اسلام نے فتح کیا اور علیا نے روٹی دی اور
 مستانچون نے ترٹی دہائی اور باغ نظر ان علوم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جیسے کہ مشرکین
 بنا اول و مسجد جہاں ہے ویسے ہی اجمیر شریف پہلی بنیاد جہان و جہاں عبادت جہانیاں
 ہے وہ منیب و محل غیر آباد ہے آب و دانہ یہ نایب مقام آبادی عبادت گاہ اہل ہندوین
 ہے یہ وہ جہاں کہ مکہ و اجمیر ایک ہیں تقدیر کو ان کی کیا مقدار اب دی ہے اور ہندی اور عربی
 جمیع ممالک و دیارین میں اور قالیسار ایک جہاں ہیں چنانچہ بعد کر شش جیب ترنول
 واقع ہوا سردار عرب آئے اور کرشن درکار کا گئے (۱) کہ اس وقت حضرت خواجہ بزرگ
 ہمیشہ مجروح و بیمار تھے کیا ہوا جو چند سے باہم چہ پیر و مرید حضرت خواجہ عثمان و حضرت خواجہ
 قطب صاحب رہے اور آخر کو مسائل ہوئے کہ ان زیادتیام ہوا وقت اجلاس جلسہ اور وقت
 اخلاص تخلیہ عالم تیریز کیا اور عالم تیریز میں چہ عبادت امیر جلالت فقیر خلوت میں حبیب آپ
 ہند میں آئے تھامتے اور غریب لوگوں میں جگہ اجمیر صدر دین عجیب کہ جہاں مجروح و زخمی تھے
 گذر ہوئی خواجہ بزرگ بذات وادب و زلف افراتوئے اور دعوت اسلام کی گئی اور اس شہر میں سے
 کہ بوجہ دستگیری چوکیدار دن کو خدمتی ہے قبا کو کہنے کہ گنا اور اونٹوں کو باندھا شہر کو کر لیا گیا
 راجہ نے سرفرمون پر کہما اجمیر میں مرید ہوا راجہ متھرا سے سیر لکھ راجہ کو سہل کو قتل کیا اجمیر کو
 فتح کر کے تسلط کیا خواجہ بزرگ تنہا سے کچھ نہ بولا اور ان کے وار و مدار آپ کے ساتھ تھے اس
 مدت دراز کا خطہ شاید ناطق گراہت خواجہ بزرگ ہے اس لئے کہ شہر کے چٹانوں کو ان کے

کرشن درکار کا گئے

گرامات خواجہ بزرگ کو متعدد دیکھتے ہیں اور بسین اہل عرفان متحد و منین ہیں ہر گرامت آپ کی
 ہجرت و اعجاز سے وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت پیدا اور پیدا ہے سید الطائیف عالم
 خاص بخیر خدات خواجہ بزرگ جہاں و جہاں میں تو جہاں ہے اجیر شریف سے بیت الضم منور
 منور سے سائی اہل الدنیا اور محرم سے کفر کو کافر کیا تمام جہان کے اولیا کی ساری گرامتیں
 اس اعجاز کے پاس گنیں یہ بجز پیغمبر ان مابول العزم کے کسی کو یہ قدرت عطا نہیں ہوئی مثلاً
 خواجہ بزرگ کے کوئی اولی الامر اولیا چارہ و خاواہ دین نہیں اللہ اللہ اس اعیان میں کیا کائنات
 ہے مگر خاموشی سے فائدہ اخفای حال ہے خوش ہوں کہ بات میری سمجھا محال ہے
 نیم شرف اور بزرگی نصیب ولی ہر قدم آنحضرت ہے پھر کسی کا حصہ ہو سوا ای آنحضرت
 خواجہ بزرگ کے کوئی مالک و حاکم دنیا و دین نہیں ہے۔ فافہم

فصل اول
 حضرت علی

فصل اول عالم حارات (۲) گرامت تعلیم لوح مزار خواجہ بزرگ پر عمل نصیب ہے
 یہ بات کسی مزار امیر و فقیر عالم کو از زبان آدم تا ایندم نصیب نہیں ہے نہ شاعران لغوی
 مشاہیر معانی نہیں ہو سکتے یا قوت زمین سے اور عمل پہاڑ سے نکلتا ہے یا قوت احرار
 کیا اب و شہور لوگ یہ ہے شاہوں کا متمتع بوقت دربار یا قوت ہے اور شہنشاہ کا بوقت
 صدر شہار لعل بصدر یہ کیا ہے صبح۔ ہے کہ خواجہ بزرگ شہنشاہ عالم و آدم ہیں اور لعل
 یا قوت سے صاف و شفاف درگین و سنگین ہوتا ہے اور لعل بفر لال ہے آپ چشتی لعل
 شب چراغ ہشتی ہیں یہ رنگ جیتہ آل عبا ہے اور صاف و شفاف ہونا تعبیر بصفت ذوات
 ہے اور سنگین دلیل حکومت دینی اور لعل ہو جسے سزاواری سلطنت ظاہری و باطنی
 حضرت خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ یا قوت بوقت ہے دیکھا حضرت علی سے
 زمین باتیں کرتی ہے آنحضرت نے سجدہ شکر کیا اور فرمایا بشارت ہے چھ کو آل قیری پاک

فصل اول (۲) گرامت تعلیم

اور خاوند تیرا سب سے بہتر ہے نوید ابدی ہو چشموں کو کہ یہ امت آنحضرتؐ و جماعت خواجہ
 بزرگ، مین مین جو نبی الثقیلین و قطب کونین خاتم سیدی و سرداری مین جیسے امت
 مجیدی کو سب امتوں پر شرف ہے دیکھو ہی جماعت چشتیہ کو گو نصارہ ان مین جیسا کہ
 کا حق ثابت کیا جائیگا۔ (۳) کہ امت جو اہر یہ کسی شیخ نے اصحاب جلسہ سے فرمایا کہ
 رد آستانہ خواجہ بزرگ نیست جو اہر ہے خادم شیخ کو طمع دانیکہ ہوئی اور وہ حاضر آستانہ
 خواجہ بزرگ ہوا اور زیر آستانہ بنوئند ہے اسیں بحر کنکر کے چھ ندیاں یکجا ہیں پچ اُس ند سے
 ایک مٹھی کنکر لیکر حاضر خدمت شیخ ہوا اور عرض کی کہ رد آستانہ خواجہ بزرگ مین ایک
 جو ہر نامی نہیں یہ کنکر نشانی مین دیکھا تو سب کو ہر جو ہر بے بہا تھے یہ کہ امت کشتی
 موصوف اعجاز خواجہ بزرگ ہے سہ فکر ہر کس بقدر ہمت دوست۔ فرمایا آنحضرتؐ
 دامن کی اشیاء کو ساتھ پہنا کی چیزوں کے قیاس نہ کرو اور فرمایا جنت و جہنم میدان ہے
 تمہارے ہی ریاض سے ریاض ہے اولیٰ ع بندگی انہار و اشجار و مکان و سامان و عورت و لیل
 مین علیٰ ہذا ظاہر ہے دوزخ مین مار و کفر و مہمپ لہو آگ تیز پانی گرم صورتہ افعال مین
 اور فرمایا زاید باتوں سے دل چہر ہوتے مین اور بات چہر سے ہی بدتر ہے ظاہر ہے کلام اللہ
 و اہل اللہ سے دل نرم ہوتا ہے اور حکم قول مردان جان دار و بلکہ جہان دار و ہر سخن در تہم
 قولہ تقالے لثمنًا قلیلًا کم قیمت نہ خرید و اور تنزل معانی اصولاً و عقلاً و نقلاً منع ہے حضور فرمایا
 وہ جلسہ خرید و فروخت جو اہر ان نہ تھا پھر ذکر جو اہرات سے کیا تعلق قرینہ پر ہی نظر نہیں ہے
 مد نظر تو مطلب ہے مین چہ میگویم طنز و اچھی سزا دے۔ لیکن جواب مین چہ طرح کسی نظر
 آتے مین غلامہ ازین بہرہ ہی نہ سوچا کہ اہل اللہ جو ہر نہ نہیں اہل لکے رد آستانہ خواجہ بزرگ
 حقیقی کا ذکر نہ مجازی کا جیسے وہ جو اہرات حقیقی کے نظر نہیں آتے ویسے ہی ان کو

مذکر انجمن اہل اللہ

وہاں

ایک چار پر نظر نہیں ہے جیسا کہ ظاہر نظر آ گیا ہے نگر خواہر ہو گئے یہ بات ہے کہ خودی بخیاں
 خدا ہے اور خیال خدا خودی خدا میں ہے اور خودی خدا خدا ہے لاشے کا خودی خیالی ہے اور
 کائنات ہے کائنات کی خام خیالی ہے خیال خستہ مخموم کا بہتر تھا اور خیال خام خام کا بہتر تھا
 حق و باطل جنگی و خامی میں ہے نتیجہ خامی کا ناز ہے اور جنگی کا نیاز ہر ایک بہ ناز خودی ہے
 ہے کوئی دل میں ہے کوئی ذیل میں منافق کی بھی نشانی ہے کہ اور کوئی ناز کی تیر نہیں ایک نشہ
 در بندہ پر ہے ساہو تیرہ اور جاسے خاشا شونہ مجسم شیطان ہے جو لوگوں کو تیرہ حکم اور
 کرے۔ ناز سلطان نہیں ہے تنقید و عداوت و عید کر۔ کونسی نماز پر ہمارے حق ہے اور کونسی نماز
 پر ہمارے حق ہے بانی بحث طول و طویل ہے بسم اسمہ ہی غلط ہے۔ حلہ خودی ناز خودی یا
 یہ بات ہی خدا ہے۔ برعکس ننہ نام زکی کا نور مرید۔ یران خادم کی قتل ہو گئے تیرہ
 سے وہ یہ نہ سوچا کہ رودنی میں تیرہ کا ہونا چاہئے نہ خواہر کا منسلک سے گناہ منعم
 ہے باعث اطمین سے آنکھیں تیرہ گئیں ہے طبع بڑی بلا ہے بغرض طبع خام خواہر ہو
 پر یہ تو سوچنا ضرور تھا کہ موکل دیکھ کر ہر قدر ہو گئے کہ جہاں زرد خواہر ہوئے ہیں بندہ لبت
 ہوتا ہے تاہم کہ پروانہ نہ تیرہ کی پروانگی مجھ کو کون لینے دیکھا ایسے آنکھوں کے اند ہے ہے
 پھر کے کون ہیں۔ ہمیں تم میں جہان و حوائت و سفاقت و عکال اللہ عناصر اور مجسم شیطان
 کے میں اور جان اسکی مجھ میں دیگر نیست ان شیاطین گندہ ماتر اسٹ کا ٹکے اور ان کو
 یہ پہنچے ہے تیرہ نہیں کہ بغرض حرص خام جو دمان بند و لبت نہیں ہے تو کہنے جو طبع ہو
 اور نسبت بروجہ قلت کے ہے نہ کثرت کے میرا کہ طبع بہر وقت تیرہ خواہر ات سے خالی اور تیرہ
 پر ہو گا کہ وہ بندہ حرص طبع اور واد سے امت کذب و گمان بغیبت شیعہ جو تیرہ تیرہ
 بخندری شیعہ خواہر میں۔ اہل دغا کے و حیا میں ہاتھ کا لے اور دین میں۔ سیاہ ہوتا ہے

مجلد

ان اسما و غیره شریعت بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 و در واد بود و در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 شیطانی که در آن زمان در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 فتویٰ در آن زمان در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 سینه نقیصه بود که سوانی آن اعمال که چنانکه انظار و استیلا بر امور که تحقیق کرد و اینها
 سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 نه انظار محفل بود که سوانی آن اعمال که چنانکه انظار و استیلا بر امور که تحقیق کرد و اینها
 منع از و یا بنابر و آثار ثابت سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 که یا بنابر سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 جزو آن در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 شادی بین غمی که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 که اسرار سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 و غیظ و کینه اسرار سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 شریعت اسرار سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 که سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 یا و سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری
 یا و سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری

یا و سینه بتدریج مطالب انکسیر بود که در مدتی درین اور محفل کما شایسته بود و در جاری

نورانی دنیویہ - در - نیاز - شہید می عاشق رسول بعد سے کے دیوان
 تھے ادب انہوں نے نگاہ رکھائیہ نازل نہ شاعر نے ولی نعت گو ہو سکے۔
 در خم ناسور ہو کر بہا ہے خط سالی و طاعون عام ہو اسے یہہ اسی شہادت اعمال کا
 اسد اس روح ناچیز کا فرض منصبی و امر بدردی ہر مسلمان کا ہے جیسے نکاح
 بیوہ کا مباح ہے جو کرے تو ثواب نہیں جو نہ کرے عذاب نہیں چونکہ ہندوؤں کے اعتقاد سے
 سنت نکاح کو بخیر و بیہود ایجاد کیا نقل ہی کے خلاف نہیں عقل سے بھی مخالف ہے اگر کہ
 کس شہرت سے عقیدہ کرتے ہیں یہ مقام غیرت و دیوی تلمیذہ کے عقیدین پر غیرت کہاں آئی
 سازگی معیوب ستارہ غریب کیونکہ بے غیرتی کا طول ہو گیا شاعر نہ موم محفل مدح مجروحہ پہلے
 کہ شہریت کی پروہ ہو گیا بمقابلہ علماء و فقہاء و سفہاء اپنا جلتے قائم کیا جو اسکے انسداد میں
 سعی کرے گا وہ بھی منت ہے اور ہوا اسکے رواج میں کوشش کر گا وہ شیطان ہے ایجا
 سنت کا ثواب جگہ عبادات سنت زوائد مستحبات وغیرہ سے زائد ہے۔ ظاہر ہے کہ جگہ عبادات
 و ثواب بڑے کم درجہ ہدایت تبلیغ رسالت ہو جو کوئی کوشش انسداد میں کرے گا بقدم انبیا مستحق
 ثواب انبیا ہوگا اور مرتبہ اوسکا صدیق و شہداء میں ہوگا اور ہوا اسکے اجراء میں سعی کرے گا وہ نابہ
 شیطان مستوجب عذاب شیطان ہوگا ہدایت کرنا رحمانوں کا کام ہے اور گمراہ کرنا شیطانوں کا
 کام ہے۔ نہ بد و نہ عکس اے باصفاء و لیکن سیف الزمرہ مصطفیٰ قیام ہو و نہ ہر
 میں آقا قانا کا قیام ضرور ہے۔ کیون عقل دوین کے ماتم ہو کر تیجے پڑے ہو تو کہ آنحضرت
 کا زمانہ اندک ہے اور ایک آن کا حضور بھی ممکن ہے۔ اگر کوئی عزیزیات و نقیحات مطلوب میں
 فصل دوم عالم نباتات (۴) اگر امت زمانہ و حیدہ کلیں جب سفر سے بچہ منت
 آنحضرت حاضر ہوتے برای نذر شاہزادگان بیوہ لائے اور حضرت جبریل جب حاضر ہوتے

کام خط و درج طاعون
 شہادت اعمال کا
 در خم ناسور ہو کر بہا ہے
 خط سالی و طاعون عام
 ہو اسے یہہ اسی شہادت
 اعمال کا
 اسد اس روح ناچیز کا
 فرض منصبی و امر بدردی
 ہر مسلمان کا ہے جیسے
 نکاح
 بیوہ کا مباح ہے جو کرے
 تو ثواب نہیں جو نہ کرے
 عذاب نہیں چونکہ ہندوؤں
 کے اعتقاد سے
 سنت نکاح کو بخیر و بیہود
 ایجاد کیا نقل ہی کے خلاف
 نہیں عقل سے بھی مخالف
 ہے اگر کہ
 کس شہرت سے عقیدہ کرتے
 ہیں یہ مقام غیرت و دیوی
 تلمیذہ کے عقیدین پر غیرت
 کہاں آئی
 سازگی معیوب ستارہ غریب
 کیونکہ بے غیرتی کا طول
 ہو گیا شاعر نہ موم محفل
 مدح مجروحہ پہلے
 کہ شہریت کی پروہ ہو گیا
 بمقابلہ علماء و فقہاء و
 سفہاء اپنا جلتے قائم کیا
 جو اسکے انسداد میں
 سعی کرے گا وہ بھی منت
 ہے اور ہوا اسکے رواج میں
 کوشش کر گا وہ شیطان
 ہے ایجا
 سنت کا ثواب جگہ عبادات
 سنت زوائد مستحبات
 وغیرہ سے زائد ہے۔ ظاہر
 ہے کہ جگہ عبادات
 و ثواب بڑے کم درجہ
 ہدایت تبلیغ رسالت ہو
 جو کوئی کوشش انسداد میں
 کرے گا بقدم انبیا مستحق
 ثواب انبیا ہوگا اور مرتبہ
 اوسکا صدیق و شہداء میں
 ہوگا اور ہوا اسکے اجراء
 میں سعی کرے گا وہ نابہ
 شیطان مستوجب عذاب
 شیطان ہوگا ہدایت کرنا
 رحمانوں کا کام ہے اور
 گمراہ کرنا شیطانوں کا
 کام ہے۔ نہ بد و نہ عکس
 اے باصفاء و لیکن سیف
 الزمرہ مصطفیٰ قیام ہو
 و نہ ہر
 میں آقا قانا کا قیام
 ضرور ہے۔ کیون عقل دوین
 کے ماتم ہو کر تیجے پڑے
 ہو تو کہ آنحضرت
 کا زمانہ اندک ہے اور
 ایک آن کا حضور بھی
 ممکن ہے۔ اگر کوئی
 عزیزیات و نقیحات
 مطلوب میں
 فصل دوم عالم نباتات
 (۴) اگر امت زمانہ و
 حیدہ کلیں جب سفر سے
 بچہ منت
 آنحضرت حاضر ہوتے
 برای نذر شاہزادگان
 بیوہ لائے اور حضرت
 جبریل جب حاضر ہوتے

تو بجز رفقہ و حبیب کی نظر آتے۔ ایک روز آنحضرتؐ کی گود میں حضرت امام حسینؑ تھے حضرت بصریؒ
 آئے اور کہہ مبرہہ نذر کیا حضرت امام حسینؑ وحیہ بکلی کی حبیبؒ نے دیکھا ہنس کے حضرت بصریؒ
 نے بعد معلوم کر کے کہ نہ طرف آسمان کے کیا اور انار بہشتی نذر کیا خواجہ بزرگ کو وقت حضرت
 بسندہ قرار پیا۔ آنحضرتؐ نے بھی المیہ بیداری انار بہشت عطا فرمایا یہ انار لوح طلسم
 تھا برای نام حسنؑ ایسا کہ خطاب خواجہ بزرگ کا عطای رسولؐ ہے اس سے کچھ عرض نہیں کر
 سکا کام عطا ہو گیا اب بے تک سمجھے میں اور اب کیا سمجھے انار یا قطبیت یا صوت مطہر
 یا منصب صفت یا علیت کہ وہ وصف عطا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے جو شہرہ لائے کہ استفادہ کیا
 کہ سنت اور کئے اور وعید کذب کی لعنت ہو جو فصد رحمت ہے اور ذکر برای رحمت کے ہے جو
 ذکر بطریق ذکر نہ ہو گا رحمت ہو گا طریقہ ذکر کا یہ ہے کہ اوس سے اقتباس کیا جاوے نہ یہ کہ
 غریبیاں و شہادت کیا جاوے یہ انار دو زمین جہان سیر میں عالم خور و دین آدم ہے بالغ نظر
 علوم انار کے گوشوں اور پہلو اور دالوں سے دانائی اقلیم ولایت ملک اصیانی و معالی حال
 کرتے ہیں ہر ایک کرامات میں ہزار ہا اعجاز میں ہر قطرہ باران کرامت خواجہ بزرگ کا سند
 خرق عادت ہے۔ سمندر بہ سمندر ہے۔ گلستان کند آتشے بر خلیل ہا اگر وہ بے باتش ہو
 زاب نیل نہ پختہ مغزان عشق در و شند با خون عقل سے اعجاز خواجہ بزرگ کا تعلق ہے۔
 نہ اہل مبالغہ و سبقتی سے اولایت افضل من النبوت خواجہ بزرگ ولی ولایت آنحضرتؐ
 کے ہیں۔ ولی مشفق ولایت سے ہے ولایت محمدیؐ ایک درخت ہے جسکے شمر نوں خواجہ بزرگ ہیں
 (۵) کرامت شجرہ۔ جملہ امور ضروریہ زمانہ مستقبلا باخبار و آثارناضیہ لعل النبی و فہم ملکات
 ثابتہ میں آنحضرتؐ نے برای آزادی صحابی جو باغ لگایا تھا اس میں ایک نخل کی داب حضرت عمرؓ
 کی تھی وہ بار بار وہاں آنحضرتؐ سے فرمایا اس درخت کو دیکھو وہاں تھا حضرتؐ نے عرض کی کہ میں

تذکرہ خواجہ بزرگ

[illegible]

(۵) کرامت اخیر حمیدہ کو بی سپارہ بکالت نمودی بخشنور خواجہ بزرگ حاضر ہو کر لین فرمادی
 ہو اگر انداختا ہے عظم الغیبت ہے اور حضور پر دشمن ہے میں نہیں عرض کر سکتا کہ کیا گناہ در مخف
 محبتی است از ستم زده واسچہ کہ جسکے مقابلہ میں نظام حکم میری جلا وطنی کا ہوا ہے۔ بندہ ہر دم عطاوار ہے
 یہ کہ کیونکر عرض کروں کہ وہ امر معنوی باطل اور یہ حکم ظاہری حق ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ
 میر خلیفہ و متوال سفر سے قاصر ہے اور بے سپارہ و پناہ حضور میں عاجز نہ پای رفتن نہ جای ماندن۔ از ک
 خود پست جان بادر بالان میدا ملک مجازی سے بدر بار مالک حقیقی و ادخوان ہوں سہ آب بین خواجہ
 حسین الدین حسن مدح خاص اولاد نبی و آل پاکہ بخشنور۔ آب فتور جہان ہوا در خاقان زمانہ عظم
 کرامت ہے حاکم ہے سید آب بخشنور۔ خواجہ عثمان کی خاطر خواجہ قطب الدین کے۔ کون ہے فراموش
 میری کا جز نشا و زمیں۔ چاہہ کنہہ را چاہہ در پیش۔ اور تیر دعا علی مضطر لیکن ذی شان خواجہ بزرگ
 ہر وقت خواجہ بہت پرستی اور حکم گوئی سے گریز کے نشانہ سم قضا ہوا۔۔۔ ناظرین غور فرمادیں کہ یہ تیر
 اسکی تقریر نہیں ہے۔ غایت عرض نہایت عرض میں ہوگی کہ مجھ کو حاکم ناحی شہر مدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ
 سے بر اسطہ آچکے معافی چاہتا ہوں یہ مسکین اس سزا کی سنگین کا تحمل نہیں آگئی توجہ سے بجات
 یا سکتا ہوں ہر سہ عبادت کے مستغرق واد ہے مگر تقریر تیر تحریر میں میں ہے وہ مطلب موجود ہے
 خود تیر بلاتین سے مطلب نہیں بدلتا اور جو اختلاف سے خلاصہ ہو رہہ کیسی ہی عبارت ہو سراسر لغو ہے
 نظم و نثر کا ادب معافی اور وصیت معنی سے خارج ہونا نہیں چاہئے۔ عام ہے اس سے کہ کسیدہ سے
 مطالبہ اصلی از امتثال ہو یعنی اصل مطلب سے تجاوز کر کرامات سے متعلقہ وہ ہے طبیعت سائیں کی ہر طرح
 ہو اور لغوی اور شاعری میں ترفع ہو اور موقع اقتباس کا ہر جاد سے۔ ذکر کرامات گل بجادی نہیں ہے
 ہر شاعری اور طوالت پسند یہ ہوا ایسے ذکر درین میں مدعا فکر ہے غور فرمائے کہ ایک با شہر مہر خط سہنت
 ضمیمہ نہایت نجیف جسکی حدود کوہ یکگردل سنگین مانند موم کے نرم ہو اب ایک شری الہی کرامات

(۵) کرامت اخیر حمیدہ

کا نور جوئی بہر بحالت از ارادہ کیفیت بیقرار و اضطرار جسکے دیکھتے سے خراج شکر و تحسین ہو۔ و نور جوئی
 غزل لکھی بہر خواجہ بزرگ کے قدحوں میں سونگون ہو کہ مثل ایوان ہزارا سنگار و چراغ و نور و نور جوئی
 خواجہ شمس حال صیبت خور پڑا الفرض ایک فقرہ فقرا اور ایک غزل حبیب بن علی بن ابی طالب سے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ
 بجائی رحمت رحمت کیوں نہ ہو یہ تو ایک ادنیٰ گمراہی ہے اس پر تھیں پکارت ہو اور بزرگ نے فرمایا کہ
 تھے۔ فل جہاۃ الخی نور حق الباطنی۔ ایسی نقاشی ہے معنی و شاعری کی لیتنی سے قرین عذاب
 سبالتحریری نہیں ہوتا ہے بلکہ مستوجب عقاب لعلت بھی ہوتا ہے۔ لفظ باطن و معنی باطن لا الہ الا اللہ بزرگ
 مقدس و اہل اللہ شراط ذکر سے بندہ امر ہے کہ چوتھے اور شاعری اور بیجا کردہ بات اور زاید کہہ سکتے
 بہر بزرگ کیا جادو سے بے غسل کی غار حرام ہے۔ یہ وہ صفت ہے بقدر خواہش سیاہ کسمین اور جیٹا
 بہر خیال ہے کہ خواجہ بزرگ کو فقور و بجای وطن یہ لوگ متفقہ نامی حال رد جوہ و اعتقاد کیا ہو جو
 ایسے جہاں کے لئے ویسے ہی سفہا ضرور ہیں سہ اگر آپ چاہے فقرا کی نہ پاک ست + جو دہرہ ہوتی
 چہ پاک ست + اللہ تعالیٰ ذکر انہ فیکو سفہا سے محفوظ رکھتا ہے۔ ذکر ست او کو نصیب نہیں ہے اور
 جو کہ دعویٰ قیام وطن چہ اسوا سطر بہ عنقر خاک تحریر ہے ست آدمیان گم شدہ ملک خدا جو گرفت
 جیسے مقدس دیسے نام فرما کر استارضیہ۔ زمانہ قیام و جمیع خواجہ بزرگ کو حرمین شریفین
 میں و بکاف عن تحریر ذکر اس قدر تھا اور جو کہ ایک وقت میں دونوں جگہ ہوئی شہادت متفقہ نہیں ہے
 اسلئے یہ کہ استارضیہ قطع الارض ہے و نجد و امثالی وغیرہ مختصر اسب تحت لطیفہ سر ہے اور جیٹا
 جلی شے کی بانی سے ہے (ان) کہ استارضیہ کا فوریدہ حضرت علی معہ شکر داشت ہے آئین گذر ہے
 اور اہل شکر تشنگی سے جان لب ہوئے و مان ویرین جو راہب تھا اس سے دریافت کیا معلوم ہوا
 کہ بعدین فرخ پانی لیکتا یہ سنکر سہیتا ہے حضرت امام علی نے فرمایا کہ فلان جگہ کہو دو
 جب کہو اسل پتھر کی نظر آئی حضرت نے اسکو اس جگہ سے روٹھیرین خوشوار و خوشگوار

مختصر اول تذکرہ

مختصر اول

آند درخت جو ممکن نہیں کہ کٹکٹش ہو بلکہ ہشت و ہشت ضروری ہے خدا کے اس عجز و غرور و تشبیہ
 باوقات گرمی و سردی جبکہ بگڑے تنگ ہو اور مرد و عورت بچے پورے جوان تا کون ہند و سامان اور
 و فصل و شریف سب کا ہنگامہ ہو مگر کیا مجال ہے جو ذرا ہی شور و شہر ہو ایک درخت کے پتے بات بگڑنے
 اگر تھانہ باہم درخت سن نہ ہمدگر گوش حس خرق عادت میں عقل کا کیا کام سب دخل و مقولات سپہ
 مقولات میں قدرت خدا نظر آتی تھی برای العین کچھ ایسا نظر آتا تھا کہ یہ سیریاں بالکل خالی پڑی ہیں
 نربان آمد درخت ادھر ہی ہے جسکے ذک کے لئے نہ حرف میں نہ صورت (۲) بہ نسبت سیریاں کے جو
 جہاں وہ کی وسیع ہے جو نہ محض اجتماع ہے بلکہ اس اعتبار سے ہی تنگ ہے سب علیحدہ علیحدہ ہے
 کمر سے ہوتے تھے کہ سب آدمی لائین بافر اخت پھر تھے چلتے تھے کیونکہ چند آدمی سے زیادہ کیونکہ
 نہیں چہ تھے (۳) درمانہ چاہے بہ نسبت اس گڑھ کے ہزار حصہ فراخ ہے جس پر چاروں طرف سے پانی
 بھرا جاتا ہے اور طرف آپ کش بہ نسبت آبخورہ کے شہاب ہوتا ہے جو کیوت چاہے پر معمول سے زائد
 لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہم تکرار ہوتی ہے کہ ہم پہلے آئے ہیں بہت دیر سے اگر تھے میں اب ہمارا ہے
 اس گڑھ پر کہ جو بقدر گڑھ کے ہے آبخورہ سے پانی بہرتے ہیں اور سبوتہ کے بہرنے کو دیر ضرور ہے اور
 آبخورہ بہر اور سبوتہ طبع ہوا آریا بہر گیا تو مافر شتے بہرتے تھے جو یہ بات نہری تھو جہاں لگا آنا
 شکر بہر فراہ دن آدمی کا جمع رہتا (۴) وہ حفر جیسا لبر زیر تھو دیسا لبر زیر لکی دریا کی رہتا
 خواہ بہر و خواہ نہ بہر و عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ جیسا آبخورہ اس سے بہر جادے یا گڑھ خالی نہ ہو
 لبر زیر ہی نہ ہے مگر وہ طبع ہی رہتا تھا (۵) نہ یہاں لگاؤ ہے اور نہ پانی کی سوت کا شکر
 نہیں چشمہ رستہ تمام سطح جہاں خشک ہے اور اس کے برابر جو دوسرا جہاں لگاؤ ہے اور گرا ہے بہرنے سے
 نہ لگی ہو اور نہ بہرنے سے زیادتی ہو بارہ ماہ جو اس جہاں رہا ہو اور یہ سال رواں ہو اس صورت میں
 اور اس چشمہ کا جاری ہونا چاہئے کوئی نہری جاری نہیں نہ نقصان ہے نہ طغیان ظاہر چشمہ کا

حاجت ہو جب تو حجب ہے جو ضرورت ہو گا تو رہے زیر آستانہ خواجہ چشتیہ پختہ بہشت ہے (۶)
 چار آب وجود و سر سے حصہ میں پانی جمع ہوتا تھا اس سے سقے مشکین بہرتے تھے (۷) ایک سال
 انگریزوں نے انجن لگا کر اس جہانہ کا جو گرمیوں میں خود ٹوٹ جاتا ہے صاف کرنا چاہا پانی نہ ٹوٹا
 لاچار ہو کر چہرہ دیا اور مستتر ہو گئے کہ خواجہ بابا کی کرامات ہے ف اس کرامات کو کیسے نہیں
 کہہ سکتے یہ نہ ذکر طول و طویل ہے اور اس میں جو ذکر ہے وہ مشہور بزرگی خواجہ بزرگ ہے انکی بزرگی کی
 اس میں گنجائش نہیں یہ تو وہ ذکر کہیں گے کہ جبین برائی نام دو ایک سطر ذکر کی کہ اسکی اپنی تفسیر کی ہے
 اور غزل کہنا ضرور ہے اور مشہور تر کرامت خواجہ بزرگ و بزرگ تر خرق عادت یہ ہی کرامت ہے یہ ہی
 نذر اواسمیں نہ تو حجت کی گنجائش ہے نہ انکار کی سباحت (۱۳) کرامت بجز یہ - جیب خواجہ بزرگ
 دریای اٹک سے گزرے اوسکی روح سے سوال کیا کہ کیا تجھے کوئی مرد خدا گذرا دے گا کہ کما کما
 دو پہلے پور سے گزرے جسے ایک عبداللہ بسطامی میں اور آؤ ہے آپ ہو - نزدیکان را بیشتر چہرا
 خواجہ بزرگ کو اس ام کا خیال رہا جبکہ عبداللہ بسطامی بخد مت خواجہ بزرگ برای غلامی حاضر ہو گئے
 آپ نے بعد لا حظ فرمایا کہ جھکو استقدرد و سری کی جو تمہاری تلقین کو چاہئے فرمت نہیں ہے - اگر
 قطب صاحب گوارا کریں تو ادنسے طلب کرو چنانچہ خواجہ قطب صاحب نے غلامی میں قبول فرمایا اور
 بوقت وصال یہ نصیحت کی کہ بالین قبر میری یا میں قبر شریفہ خواجہ قطب صاحب کے ہو چنانچہ یہ ہی
 صورت موجود ہے سر آپ کا نہ پای قبلہ حقیقی ہے عالمگیر نے قطب سے بدلاتھا مزار و سامی رہا
 ارادت و کرامت وہ ہے کہ بعالم بیات و محلات برابر ہوں ف اس کرامات میں نہ تو تضمین ہے
 نہ غزل - سخت قافیہ تنگ ہے - یہ کرامت ہی قلم انداز ہے مبانی کی تو ہستی ہی کیا ہے جو دم میں
 باغین کا انکشاف نیست و بالود ہے جو کما فی الجہر ہے وہ جانے (۱۴) کرامت سحابیہ - بستانہ
 خواجہ بزرگ ایک جگہ ہے اوس جگہ جو اہل دل دعا کرے بارش ہوتی ہے ف قریب درخت کمری ایک

(۱۱) کرامت بزرگ

(۱۲) کرامت بزرگ

خواب پر اطفال جمع ہو کر دعا بارش کی کیا کرتے ہیں شاید یہی جگہ ہو اور بالیوں میں ایسی دل کے
مقرر ہوں نہ جلا اقسام کی حاجت ردائی کے واسطے جدا جدا مقام مقرر ہیں جنکو ابن العربی
جانشینین نے دیگر ذات شریف عنہما ہر جو ا تحت طبیعت بخشی ہے (۱۴) اگر امت سزا جیہ -
مقدم سید الطالیف خاندان چشمہ کے خواجہ ابوالحاکم چشمی شامی میں آپ کا حراز راوا شام
سرمد ان موضع حکم میں زیر آسمان ہے سر شام بر سر البین تربت بابرکت ہو این مائند گیند رو
کے خداداد نور خود جو چراغ روشن ہوتا ہے صبح صادق کو زیادہ ہوتا ہے اگر گیتی سر
باد گیرد + چراغ مقبلان ہرگز نہیں د + ف بدر بارعام بالائی مقام بادشاہ دن کو علم اور شب کو
روشنی نشان دولت و حشمت کی جو کرتی ہے یہ تو گہرا گہرا رات کو چراغ جلتے ہیں - گہرا شامی
ساحب تخت و تاج ہے چراغ مفسر و محکم کو کیا نسبت اور جیہ دنیا کی روشنی کے محتاج ہیں
نشیہ کی روشنی کی کیوں استیلا نہیں - روشنی انورہ اسی سلسلہ سے ہے جسکے شاہی چراغ
روشن ہے - (۱۵) اگر امت خسیسہ حضرت علیؑ کے ارکان سے ظنی نرات کی شکایت کی
آپ خود شریف ملے گئے کچھ آپنے عمل نہیں پڑاوری نرات اگر گات مبالغہ کی قدر مانی سے
پیدا عجز اسوا سچا گیا کہ ان انجمن خوانوں کی بڑی کتابان مکہ میر نہیں ہے درندہ شہر انجمن
ہست عمدہ موقع تھا حضرت موسیٰؑ اور یونسؑ کا قصہ نران عجیب میں موجود ہے حضرت علیؑ
عمر امین اشارہ کیا تا اور حضرت موسیٰؑ شخص سے کام لیا تھا قصین ہی اول اٹھتی جو سید
بیان ہوا ہے چاہتہ ہے شاعر نے جانے راقم نے الطیبان باعجاز حضرت علیؑ کیا ہے اس میں جو
اشعار اور دین بخدا کے حیات باب وہ ہوا واحد ہے ایک شخص نے خواجہ بزرگ سے التجا کی کہ
میر نے پسر کہ حاکم نے نامی قتل کیا ہے اس صدمہ سے میں بیتاب ہوں خواجہ بزرگ کی شہادت
پر تشاہد ہے سرور زندہ ہر نیا دن شمر اے اب براہ طباطبائی کہ ہے کہ آپ نے تم یوں انداز

بابت اول نمبر
بابت اول نمبر
بابت اول نمبر

عوام ہیں۔ اعمال انکا ایمان ہے دوسرے احوالی ہیں چاعت خاص ہے دین انکا جان نثاری ہے
 سے چراغ اہل دل را روشن از روی تو می بینیم + ہم صاحب دلان را روی دل سوی تو می بینیم
 (۱۸) کرامت سبعیہ - بغداد میں سات فقیر ملت جو بس کے نہایت درجہ کے قرائن و غایت درجہ
 کے صاحب ریاض تھے۔ ہر ایک اونے بعد چھ ماہ کے ایک جو کہتا تھا۔ عبادت کے کمال کے
 قائل تھے۔ خواجہ بزرگ جب روتق افروز بغداد ہوئے متصرف خواجہ بزرگ وہ ہی حاضر حضور ہوئے
 خواجہ بزرگ نے کفش خود کو آگ میں ڈالا وہ سلامت رہی وہ ساتوں ایمان لائے ت بغداد میں
 اس وقت تک یہ کیفیت موجود تھی۔ تو غلیوں نے یہاں آیت قضا کو نہیں لکھا اور بعض نے ضمن اس
 کرامات میں بھی تقریر جاپلانہ لکھی ہے (۱۹) کرامت لاف - خواجہ بزرگ بامراہی عراق کے لشکر
 نامی میں بہر روشنائی رو سیاحان جلوہ فرما ہوئے مجوسان بقبیلہ شعلہ آتش شعلہ سلاہ میں تھے
 خواجہ بزرگ پہلے لافش فرزوان میں داخل ہوئے اور باین اعجاز گیسر حق دتی رہ گئے اور یہ توحید
 خواجہ بزرگ جو گیسر مشغول بتقلید مجاز ناز تھے متوجہ ہو گئے حقیقتی نیاز ہو گئے یہ غار ہے مسلایہ کہیں
 ہمشائی پرچی نظر ہو گئی + خدا کی ادھر کی ادھر ہو گئی + سارے مجوس مسلمان ہوئے لاف کا نام عبد
 اوس کے لکھا گیا نام ابراہیم رکھا ت اور اسے بھوسوں کو بلقب نامی موبد کہتے ہیں اور بوجہ در در ہزار
 کہتے تھے یہ دستور ہے اور زیادتی گزرتی ہے وہ بلقب نہ یہاں انداز و بسبب زبان گزرتی کے کہتے ہیں
 تختہ لاف عربی ہے نہ پارسی گزرتی ان الفاظ سے اور نام و لقب پارسیوں سے کیا علاوہ اور
 اردو زبان لاف مختار کہتے ہیں۔ دوم ظہای دین جس وجہ سے مجوس کو آتش پرست کہتے ہیں عوام
 کو اسوجہ سے ظالم نہیں بروی الفاظ ظاہری سمجھ لیا کہ گیسر آتش کو سیدو جانتے ہیں اسی کو گزرتی کہتے
 ہیں جو عبادت بلا حقیقت بروی عادت ہو شرک ہے اور عین بت ہے۔ برای بت عورت اور یہ تہذیب
 کی شہرت نہیں ہے۔ فرمایا حضرت نے میری امت میں مجوس ہو گئے یعنی عادت پرست مجاز شہرت

(۱۸) کرامت سبعیہ
 (۱۹) کرامت لاف

بزرگ مسافر پر ہفت ہفتین کہ اس کے برابر کوئی سید عالم اور سید عقل نہیں طلوع نہاد و تین گھنٹہ کی گزرتی کہ گرجا
 روئے نہاد کی بدی کہ خدا بدین یہ لوگ آگے کہ خدا جانستہ ترین پس تین خدا ہوئے نہ درجہ انکار کہ
 تابست ہوا ہم تو ایک خدا کو یافتہ ترین اور آتش ہمارا قبلہ مسجدت معبود بفرض انکے اگر قبلہ معبود ہوتا تو
 مسلمان بہت پرستہ ترین کہ قبلہ انکا بہتر جہت العینم ہے ایسے ہی جہتہ و سفہا نہ نام نہاد تو
 بزرگ تر درجہ اہم جو کسی کی گئی ہے جس کو ان اکثر تر خواجہ بزرگ کی جانشین میں خودیالہ منہا خواجہ
 بزرگ کہ صاحب عالم کی تھے ایسی تفسیر بروج و دیگر قواعد فی فقیہ بھی سنہ پرین لاو گنا اللہ تعالیٰ مشغول
 اور آنحضرت کیون فرادین کہ جب تم کسی کے دین کی تو میں کرتے ہو وہ تمہارے ہے۔ فقیر جو بزرگ
 امانت کرتے ہیں اور شہرہ اکبر انکا یا خود بزرگ انکا ہی مناظرہ لائے نہایت باہر حق بہدورت تعلیم
 جو تہ ہے اور جبکہ قطع نظر جزئیات کلیات تک معلوم نہوں براہ تجارت و مسک برہ ہوا ہم ہے اور
 ہر ایک کو اوہ کے مسلمات نہ قابل کیا جاتا ہے تاہیہ نسبتا متہم بہر براہ تہمت چند یاقین جو
 فرض کر لی ہیں انکی بنا پر بحث جوار ولاقوۃ الا بالہر سیکلہ لپیہ ہی دین سے خبردار نہیں مخاطب
 بہمتہ چہ یا غیر امت اور کفار کی دقت میں حربی بیستہ لسنطہ شرا یجا ہوا کہ جنگ مشرق و سپہ نہ
 بلا رخصت شمر ہی اور دمی کے عقاید و بہارت ہے چہ چہ بحث نہیں وہ سوختہ ناغین یا متہ کہ بچہ
 کرین جب وہ ایمان لاد سے تاقین عقاید تعلیم عبارت کی اور سپہ بہرہ دین و دشمن ایمان گانہ
 الاعلیٰ و ناغی بزرگان پر کر امت میں غور فرما سے ہندی اسی بیرون نصاریٰ مساوی کو باغالبین
 بلادہ بولہ نہایت ہوگی تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا قول عالم فہم ہوا کہ سپہ جو بزرگی معرفت دروز عمرہ
 آتش پرست کہ انکیا ہوا۔ ظاہر ہے کہ جو عبادت اخیر ہی حقیقت کے ہوا وہ عادت ہے اور تہا
 رتہ تہ کہ بہت ظاہر باہر ہے اور یاد رہے اندر الہیاء و شہادہ باہر اعتبار ہو کر آتش پرست
 کہتے ہیں نہاد جو اس کے کہ آتش کو وہ معبود ہوا ہے دین انکو کہ فیجہ و جو حقیقت۔ ایو گریا تہ

جستہ اللہ تعالیٰ خاں بزرگ عالم ہر شخص سواد فاضل و کلام از ان کا ایسے ہی از ان کا ہر شخص سواد فاضل و کلام از ان کا

منہ ڈال کر نہیں دیکھتے۔ نماز آتش سوز نفس ہے اور سکو بے حقیقتہ اور اگر تپتین تپتا کجا نماز کی ہی
خیر نہیں۔ معروف کا عالم نہ فہم فرست خواجہ بزرگ نے کبھی مباحثہ نہیں کیا آپ کا منصب تاثر ہے۔
نہ تقریر فقہ بہ مجاز اور فقر حقیقت ہے۔ اور ہر شے کی حقیقت ہے قبلہ آتش کی جو حقیقت تھی خواجہ
بزرگ نے برای العین ظاہر کر دیا اگلی آنکھوں پر کما دی اور کاقیلہ آتش کعبہ بنوا جو بزرگ تھا
کیونکہ آپ آگ میں تھے قبلہ آتش اور سکو جائز ہے جو کہ کعبہ آتش ہو مبتدی کا کیا کفر کیا اسلام جو ایک
حقیقت سے خالی فرسہ بصلوۃ وایم ہے ہنود جو تعبیرات سے غافل ہیں آپ ہی حجت ہیں ہنود
نہ جن زمانہ آدمی علی اہل البشن و ہمیش فوت ایجاد و بقا و افاقا نام ہے ہر نہ صفت کی پوریان اور
دہن کی بنا دی او کی جہالت پر ہم کیوں اچھلیتہ کریں تری دکدر لعنت بہر دو لگو قسطنطنیہ
دولوں جلدوں میں ذکر خواجہ بزرگ ہے مگر جلد دوم میں بیشتر بیشتر تحقیق حکایات غلط الام
بہ تفتیش روایات مبالغین کی ہے اور حصہ دوم میں تری شترانی نا اہل القوان کی ہے جس قدر انہیں
صنن کرکات میں ہے اس حصہ اول تذکیر میں اہل مطلب مبالغہ جہاں استنباط و اقتباس
و تحقیق تری مبالغین ہے انکی تحریر کو کہ جو در پروردہ ذکر خواجہ بزرگ میں ہے بقیہ مال پر ذکر کہ مذکور
تاریخ نظر الام صہ علمی فاضلی کے متذنب محو و طاعون ہوتے ہیں سب بیک جدی ہیں امر اکو
غربائیں اور تندرستوں کو الم لیقان میر بات آدمیت سے بعید ہے و فرض مصیبتی و ہمدردی
فرمی چہ پہلوی یادہ گئی متوغلان و انداز شر و نظم غرضیات پر توجہ دلائی ہے اہل مدحت و درویش
مدعی ہستند و ہدایت ہو سکتے ہیں بدعت وہ ہے جو سنت سے ثابت نہ ہو اور دلالت وہ ہے جو
سنت ہو و کہو غرا کو زور زور و ہر نصیب نہیں۔ انگ و کیر کا زور پستہ میں مجلس نو عیظ علما
و تذکیر فقر و محفل مشاعرہ امر و شہ شیعہ کا خلاصہ یہ محفل قرار دی ہے جو صاحب جہاں
طبع کر آئیں مگر بنام خود خلاصہ ذکر جو طبع کر آئیں گے نقصان اٹھائیں گے

سخاوندگان دین اور خواجہ اسرار حسرت اور حضرت داود سکندر کلمین مستشرق پاک بنیاد آئینہ بزرگ ہے تری فرمایا اخلاص ۳ جہ کوئی اشتراک نہ تھا

فصل دوم شہ عالم علوی میں۔ عالم علوی رحمت و ملامت کی کرامتیں بغیر استدلال عام فہم نہ تھیں
 مسوڑا نہ لے سکتا تھا۔ یہ تو میری سیان ایک ایک بنظر سلسلہ درج میں قولہ تعالیٰ احسن تقویہ
 مستطاب الراج کا معرورم تھا۔ نیکوئی کیا ہستی۔ چہ ف مسئلہ علمی کو علمائے مجتہدین نہ جہلا۔
 مری آفت زشت سیرے صحابہ مانند نجوم کے ہیں۔ جسکی اقتدار کو گے ہدایت پاؤ گے۔ علمای محققین
 لکھ لکھ پڑھ پڑھائی ہر شے بحال معنوی آنحضرتؐ ازہو سے وہ چند ہی ہیں اپنی رگ حرام ہے اور دلی
 بہر نعمت الہی تو اسے اپار رہ رہے اور انی بقال آنحضرتؐ مناسبت سے جو بھلا خواجہ بزرگ کو باعقل شکر
 میں داخل ہونا یاد کریں وہ کیا چاہیں۔ بعد مصروف بارہ نبی جلیلہ ہوئے اور بعد خلعت کیہ برزخ
 سے پہنچی اسرائیل میں بارہ اسباب حضرت موسیٰ کے بارہ نقیب حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے انیس
 میں بارہ امام بعد حیثیت بارہ امام معصوم جن معاویہ وغیرہ اہل بیت سے نہیں۔ کیونکہ خواجہ
 بزرگ صاحب ولایت محمدیہ میں آچکا بارہ خلیفہ میں سارے کی سوائی طبع زاد صاحب کی عظمت پر
 سیدۃ النساء خلیفہ نور میں۔ ف خلیفہ اکبری ہوتا ہے باقی مستخلف مہر آسمان ولایت خواجہ
 قطب صاحب میں اور فر زمین خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت آدم بدر قمر سید ابو
 میں (۲۰) گراست دامیہ خواجہ بزرگ کے خادم حاجی علی پر کسی بقال کے دام دام متھے لیس
 مدت فرض ولایت و صل ادا کے ایک روز و نون میں ایسی نگرار ہوئی کہ جمع ہوا اور یہ تصفیہ ہوا کہ
 بقال زیادہ دام کتا ہے اور فی الحال چاہتا ہے اور خادم کم دام بتا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔
 اسوقت ادا کرے تو مقبولہ خود خادم ادا کرے اور جو مطلوبہ بقال دیو سے وعدہ خود ادا کرے خادم
 کے پاس دام متھے بقال درست بگربان ہوا۔ اسی وقت خواجہ بزرگ بشریفہ سے اور آسمان سے
 دینارہ درم بر سے خواجہ بزرگ بقال سے فرمایا اپنا حق لے بقال نے چاہا کہ بقدر مطلوبہ نہ لوں
 ہندہ اسکا خشک ہو گیا تو بے کی اور دام فیہ میں بندہ لے لئے۔

خام

اور وہاں شہ عالم علوی رحمت و ملامت کی کرامتیں بغیر استدلال عام فہم نہ تھیں
 مسوڑا نہ لے سکتا تھا۔ یہ تو میری سیان ایک ایک بنظر سلسلہ درج میں قولہ تعالیٰ احسن تقویہ
 مستطاب الراج کا معرورم تھا۔ نیکوئی کیا ہستی۔ چہ ف مسئلہ علمی کو علمائے مجتہدین نہ جہلا۔
 مری آفت زشت سیرے صحابہ مانند نجوم کے ہیں۔ جسکی اقتدار کو گے ہدایت پاؤ گے۔ علمای محققین
 لکھ لکھ پڑھ پڑھائی ہر شے بحال معنوی آنحضرتؐ ازہو سے وہ چند ہی ہیں اپنی رگ حرام ہے اور دلی
 بہر نعمت الہی تو اسے اپار رہ رہے اور انی بقال آنحضرتؐ مناسبت سے جو بھلا خواجہ بزرگ کو باعقل شکر
 میں داخل ہونا یاد کریں وہ کیا چاہیں۔ بعد مصروف بارہ نبی جلیلہ ہوئے اور بعد خلعت کیہ برزخ
 سے پہنچی اسرائیل میں بارہ اسباب حضرت موسیٰ کے بارہ نقیب حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے انیس
 میں بارہ امام بعد حیثیت بارہ امام معصوم جن معاویہ وغیرہ اہل بیت سے نہیں۔ کیونکہ خواجہ
 بزرگ صاحب ولایت محمدیہ میں آچکا بارہ خلیفہ میں سارے کی سوائی طبع زاد صاحب کی عظمت پر
 سیدۃ النساء خلیفہ نور میں۔ ف خلیفہ اکبری ہوتا ہے باقی مستخلف مہر آسمان ولایت خواجہ
 قطب صاحب میں اور فر زمین خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت آدم بدر قمر سید ابو
 میں (۲۰) گراست دامیہ خواجہ بزرگ کے خادم حاجی علی پر کسی بقال کے دام دام متھے لیس
 مدت فرض ولایت و صل ادا کے ایک روز و نون میں ایسی نگرار ہوئی کہ جمع ہوا اور یہ تصفیہ ہوا کہ
 بقال زیادہ دام کتا ہے اور فی الحال چاہتا ہے اور خادم کم دام بتا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔
 اسوقت ادا کرے تو مقبولہ خود خادم ادا کرے اور جو مطلوبہ بقال دیو سے وعدہ خود ادا کرے خادم
 کے پاس دام متھے بقال درست بگربان ہوا۔ اسی وقت خواجہ بزرگ بشریفہ سے اور آسمان سے
 دینارہ درم بر سے خواجہ بزرگ بقال سے فرمایا اپنا حق لے بقال نے چاہا کہ بقدر مطلوبہ نہ لوں
 ہندہ اسکا خشک ہو گیا تو بے کی اور دام فیہ میں بندہ لے لئے۔

فصل ششم عالم نبات میں۔ (۴۱) کرامت مسدیه۔ جیسے عرب میں درخت سے عورت کی
 پری بولتی تھی ویسے ہی ابھیر میں پتھر سے شاوی جن بولتا تھاغت آنحضرتؐ نے خالید بن ولید کو کہو
 نہ کیا کہ اوس درخت کو قطع کر دین چنانچہ غزوئی درخت سے ٹکڑے لڑی اور قتل ہوئی۔ جب خواجہ بزرگ کو
 شتر بانوں سے اٹھایا آپ اور جوگہ پہنچے کہ جہان اربچہ سے زیر چاہے تالاب آنا ساگر ہے چہر ٹیکہ و نامی
 سعدی اور اس سے ہوا دکا نقیب اور پر ہیز بانی کا مسیحا نون سے بظاہر ہے خاص کر اوس وقت میں اوجھل
 مخصوص ہے تالاب آنا ساگر کہ جو اوس کے دین کا چہرہ ہے خواجہ بزرگ کو کہو دماغ ہوئے کہ شاوی دیو کو
 حکم نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ سارا
 لویا سے اور آنا ساگر سے پانی پھر کر لیا چنانچہ وہ لویا باہر لایا اوس وقت تاج چاہے تالاب کیا پستان عورت
 دوزخ خشک ہو گیا اگر گھر گرام پڑا خبر جو کیداران و شتر بانوں کو لڑی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا
 اور تھکے عاید منہ جمع ہو کر جوار لہو مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

فصل ہفتم عالم لایک میں۔ (۴۲) کرامت ملکیت۔ زید کو بزم محبت آنحضرتؐ میں یہودی خواجہ میں
 تنہا پا کر باندھا اور چاکر قتل کر دے زید نے کہا آغوشی یا مہتمم۔ آواز آئی کا فر باز آدہ اس آواز کو سنکر
 باہر گیا اور قتل ہوا۔ اور زید کو ایک شخص نے کہلا اور کہا میں جبریل ہوں ہفت یہ کرامت زید کی نہیں ہے
 سچوئے آنحضرتؐ ہے یہ ملکیت و تصرف ہے کہ بخود آواز از کا ب قتل زید معقول تھا نہ یہ کہ اقدام سے بھی
 در گذر چار ع عقل کا یونگ ہوتا ہے۔ ایک روز خواجہ قطب صاحب دہادشاہ دہلی جمع تھے ایک عورت
 یہ فریاد کی کہ چھوٹی خواجہ قطب صاحب کا سہم نہ نکاح کرتے ہیں اور مان ولفقہ ہی نہیں دیتے
 خواجہ قطب صاحب نے کہا کہ یا خواجہ دیکھا خواجہ بزرگ مہرود میں اور فراتے ہیں اسے بچے کو نطفہ خواجہ
 قطب صاحب کا سہم اوس بچے نے عرض کی آپ کو روضہ میں ہے کہ حاسدون نے میری بان کو طعہ کر کے
 بتاتے خواجہ قطب صاحب پر کرائی ہے سعادہ عورت زمین میں سما گئی اور بعد قہر موسیٰ اور نون شہزاد

اور خواجہ بزرگ کو کہو دماغ ہوئے کہ شاوی دیو کو حکم نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ سارا لویا سے اور آنا ساگر سے پانی پھر کر لیا چنانچہ وہ لویا باہر لایا اوس وقت تاج چاہے تالاب کیا پستان عورت دوزخ خشک ہو گیا اگر گھر گرام پڑا خبر جو کیداران و شتر بانوں کو لڑی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا اور تھکے عاید منہ جمع ہو کر جوار لہو مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

کے ہوا پروردگار بزرگ کا عطا ہوا ان الطریق اس اعجاز کا بکراست سنوئی مخری ہی ہے
 ملک کے یہی متصرف حکم میں اور نہ وہ الہام کا ثابت ہے قولہ تعالیٰ لا حول الا لیکن میں مسئلہ تفکیک
 تباری ہی بہت مشکل ہے قرآن مجازی کو سنیہ میں ہے مگر فرقان حقیقی گویا سینہ میں ہے کہ کوئی فرشتہ
 سوز کیا آدمی درہ کا نبی ہی نہیں ہوا چہ چاہی بہت صحت جو بیشتر صرف بخواب ہو رہے نبی آدمی درہ کا
 فصل ہشتم عالم بشریہ میں بہ نمبر ٹائی ڈول ہے۔ نمبر لکھ اچھے ایسے اخبار یا لکھیا پوچھیں گوئی خوش
 نیا ہرچہ کہ یہ نمبر میں بروستی خواجہ بزرگ درشتیں ہیں حضرت صدیق اکبر سے درخت منہ باتیں کہیں
 اسکو کہ ناؤ نظر دے گئے کہ امت جہاں یہ پھر آنحضرت صریحہ جب صدیق اکبر سے آنحضرت صریحہ سے شہادت
 طلب کی آپ نے فرمایا درخت منہ گئے کیا اسکا تمام گنگ اعلیٰ نظروں سے نہیں دیکھتے اور تو ترنگے
 اور شیعہ میں غور و فکر نہیں کرتے پھر وہ کہہ کر کہ ان کو کہہ کر یا اور بزرگی آنحضرت صدیق اکبر کو انرا ہی وہاں
 پر پرواز کو گنگ کر کے پر کی اڑائی (۲۴) کہ امت بیسٹہ گتہ مستند ہندو میں لکھا ہے کہ جنین
 خدا تر ہے گا وہ تین زمین گہا تری او تاب میل ہو گا مقام اسکا سنبل ہے صحت تقریر بہتر دن کی
 تحریر بہتر دن میں یوں ٹپی پلید چوتی ہے قولہ تعالیٰ انا اللہ۔ کہا درخت منہ حضرت موسیٰ سے
 تحقیق میں ہوا اللہ انسان تو اشرف المخلوقات و منظر ذات حق ہے حضرت آدم پہ تجلیات ذاتی کامل
 و بصفاۃ اکیلی وہ افضالی مکی جوئے مقام عروج عظمیٰ نہ ترقیہ شاعر بہت ہے اور ترجمہ خاک
 نہ ہی چنچہ یون کو یہ اور حیم خاکی کو رہی کہتے ہیں دیادی دیو۔ یہاں کہ سنبل جن کے کیا سمجھو
 بالیقین انبیا کو دیو کہتے تھے لاحقین اولیا کو شیعہ ان کہتے ہیں حضرت آدم کو بہتر دن میں منظر
 بتی قرآن ہے اور آنحضرت م افعال میں کامل اور صفات میں اکمل۔ اور ذات میں مکی میں لام استقامت
 ای ذات عقیدہ مشبہ اور ٹائی علامت ہے بنا بر ایای ذات مطلق و منظرہ اور الفہر سلب بر ایای
 ہے شاہد ہر دین اور ہر دین دہم لا دین ایسے عوام کہ سنبل اور منظر خاص

[illegible]

پہلے کہیں اور راجہ کو چار دستہ اطلاع دی کہ ہزاری ہریت ہو رہا ہے مشورہ کیے کے حاضر ہوئے
 خواجہ بزرگ ہوئے فکرمائے کہ اسے کہ اسے خواجہ بزرگ کو بشارت دی کہ ان کو کیا اور
 اتفاق سے جسدِ اربعہ ادا لجاوے کہیں میں سے تو ہی بالمشافہہ سے اکثر کو خواہ کوئی حلال سمجھ کر لے کر
 درامد سے اس سے کہ وہ چاہے اور راجہ اپنے گاہک سے کہیں سے کمال حلال اور ناقص تمام
 طیب حلق کوئی ہوتا ہے باقی سب نالایق ہیں مگر انہی چارہم کو کون کھٹی بتاتا ہے اس عجم کو ہی
 اعجاز و استدراج وغیرہ سب میں عرفا چاہو گئے ہیں منتظر سفلی سے میں لینے جس کے خلاف لفظ ہو گیا
 فنا جادو سے یہ کلام اس کو سمجھ سکتے تھے غور طالب یہ ہے کہ یہ کلام کے قول میں مجرب و صاحب
 علمیت اس کے جادو کے کلام پر اثر کرتے ہوئے اور جو یہی لفظ جادو عامی بولے تو موافق اس کے
 معنی عرفی پُرست کفر کے ہو گئے قول سے پہلے کہ کمال دریاقت کرنا ضرور ہے بہت ہے ارجحان
 زینت و آراؤں کی سی باتیں کیا کر نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ کلام اہل اللہ کو سننے کے لئے انہوں نے کلمہ کو معنی عالی
 بولایا ہو گا اور شاعر اس کو مجھے عرفی بولتا ہے متکلم کے معنی کا جاننا ضرور ہے و معنی کلام کا گو معنی کلام
 طیبہ ہوں مگر متکلم و تجلیت ہے کیا تم نہیں سمجھو کہ علم اسماء الرجال کو اس لئے ہے خوب سمجھ کر انہی
 کی اور انہی کے اندر نہیں کہ اسے سمجھ کر انہی کے اندر سے وہ امت کا حلقہ تھا نہیں ہے بہت بڑی خطائیں کرتا ہیں
 کہ انہی کے عال کی تحقیق نہیں کرتے اور اگر کہیں میں بسم اللہ غلطی کی برباد گناہ لازم بہت اسرار
 مطلق و فاسق و فاجر اور تاشعرا سے غزلیں کہو کہ راجہ کہتے ہیں ایک ہندو نے کتاب میرزا
 بزرگ بن کر ہے ہوسا اشعری کا منشی ایسا خوش رنگ تھا کہ حضرت عمر فاروق کی انشا کی تشریف
 لکھ کر لے گئے جب آپ نے اس کا وہ نصرائی سے اسے پڑھا کہ انہی منشی کو موقوفہ ہو گیا بارے کی بنا
 خوشحال ہو رہے ہیں جنہوں نے قائل کوہ شبنم ہزار میں ہر جہیں ہے اور درین گہر ہے بھارت
 سلطان کوئی چیز نہیں کہنا کا مذاق کہ ان کو اب وہ ہر فن خیر ہے و ہر فن خیر ہے کیوں

ظاہر ہے کہ ہر فن میں قول و فعل کا عالم ہے چنانچہ انہی کے ہاں کیا منشی کی تشریف لکھ کر لے گئے جب آپ نے اس کا وہ نصرائی سے اسے پڑھا کہ انہی منشی کو موقوفہ ہو گیا بارے کی بنا خوشحال ہو رہے ہیں جنہوں نے قائل کوہ شبنم ہزار میں ہر جہیں ہے اور درین گہر ہے بھارت سلطان کوئی چیز نہیں کہنا کا مذاق کہ ان کو اب وہ ہر فن خیر ہے و ہر فن خیر ہے کیوں

ایکے حواری بڑے دوقہیں کہ ہر ایک نے دیدہ کی رالی ہستی سے اپنے بزرگ سے خواہ بزرگ کو فقیہ
 بتاتے ہیں ایسے نالایقوں کا یہی جواب ہے عاقلان خودی دانند ان ابن ترا یون اور تعلیموں
 نثر نہیں حاصل ہوتا اختیار تو خواہ بزرگ کو فیض سے پہنچے جو کہی وادہ ہی میں تھکا ہوا ہو
 بزرگ ایک چلہ بنا کر کھا ہے یہاں تو خواہ بزرگ کھانا تابت سے مگر موضع سمانا علاقہ بیالیہ میں
 رعایت اسم سمانا چلہ بنا لیا ہے کجا رہے گا گمان بدیہ سمانا عقل سے کو کام ہی نہیں اور نہ ظاہر
 کہ چوکی رہا ادرہ یہ ہوتی ہے نہ در میان حد و کج چار سو میں مانا کہ خواہ بزرگ اس جگہ کو
 ہون عرض از اس مستحق کہ چوکی گالیا علاقہ اور چلہ کا گیا اخلت سے خواہ بزرگ اور چلہ سے کیا رہا
 آنا ساگر پر جو چلہ ہے وہ محل سکونت خواہ بزرگ ہو نہ مقام زکوٰۃ محل اور داتا بروز حرہ بیلانی بجای
 صاحب حضرت کے ہوا جاتا ہے اور کچھ بخش اقباب ہو یہ قلعہ نہ نام کی ہے کہ خواہ بزرگ نے بوقت
 رویت شہر کا کہنے کی بجائے فرمایا فرمائی کہ دم پس گئے بجائے متعید ترکیب مغربی ہوا میں مستحق
 خواہ بزرگ سے مخدوم صاحب ہی مسنون رہا ہے اور یہ ہی مانا گئے بخش بجھنے قاعدت فرمایا۔
 اسکے استحال کہ جمال الدین سے نہ جانا تاہم غرض ہوتی۔ (۴۵) کہ امت غوریہ پہلے
 تشریف آوری خواہ بزرگ سے سلطان شہاب الدین غوری پر تہی دہلی و پتھورای اجیر یعنی خلیفہ
 غوری و شیخ الاسلام نہ رہی ہوا ان سے شکست پانچکا تھا صاحب خواہ بزرگ رونق افروز رہا
 ہوئے سلطان بدھو سے خواہ بزرگ نے کچھ کہ خواہ بزرگ نے کم ہانڈی اور تاج سے پر گنا اور پر تہی
 و پتھوراکو میر سے اور بدھو گون کر کر شمشیر پر ہندی اور فرمایا کہ ان دونوں کا سر لے کر آؤ
 سر قلم کرو اور پھر کہ سلطان بدھو سے فیج کشی کی لہر پر تہی اور پتھورای پر پڑھ
 اور بعد جنگ کے دونوں مارے گئے سلطان بدھو فوت بشکرت فتح اولی برای تقدیر ہی خواہ بزرگ
 اجیر حاضر ہوا اور دھرتیک پتھوراجیر کہ خواہ بزرگ کے تدرکی اور آخرت ۴۵ سے خواہ بزرگ

سبکی اور دہلی پتھوراجیر اور دہلی کو کلاکسید و تھکاف سے یہی داتا گشتی (۴۶)
 کہ پتھوراجیر اور دہلی کو کلاکسید و تھکاف سے یہی داتا گشتی (۴۶)

بشارت داری که اسامی این بشارت منتهی الیه کو قبول کرد و گفت که من که فرمایا میری سنت کو ادا کرو
 اور جسے سنو فیہ کی صراحت ہے کہ برادر بزرگوار جو چاہے دستور اس وقت سے کہ ملک کا خطاب و دیگر صوبہ دار و جمیع
 کیا گفت ملک خطاب بنیاد شد کفر اسے اور سلطان موصوفت سے درہی بین قطب الدین ایبک کو
 بادشاہ کیا اور خود راہ خراسان ہوا و جب خبر تین مقام سلطان موصوفت کی ہوئی ہنوز ان اجیر
 پاس راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلسلہ دروغی مسلمان ہے سب
 بے دین کر کے اسے قتل کرنا لڑائی میں ملک کو سلسلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ سنا اسے ہوا غور
 فرما کرے خواجہ بزرگ تھنا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیگر لایا اللہ باوصف چاغت چغتیا
 سببیتا مخالفت ہوا ام کس درجہ کو چوینچے اندرین صورت کو ابات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد
 بیشتر سے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہوتی جزو میں جب قطب الدین ایبک نے سنا فرج کش
 کیا ہا بہیم راجہ کو قتل کیے کہ اجیر قبضہ کیا اور بنا پر فرج فنا آئند باجاست خواجہ بزرگ مردار
 اجیر مسلمان ہنوز کیا قتل ہوئی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے
 ہیں نہ قطب و دشمنوں کا اور انکو الہام سے لگے تا شہاب الدین غوری لڑایا جسے راستہ میں
 اس اندر میر کیا کہ لا خط کرنا چاہئے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام تمام کے مرے ہوئے کو کہتے کہ کوئی
 روئے کے این خان تمام آفتاب ست ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے
 خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ ملی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر لڑی بعدی میں
 تاکر لگو پر علم اسلام محمدی نصیب ہوا اور جسے حصہ دیا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت
 دروہی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلند میں آسمان کے قلاب سے لائے میں ہنوز دن کی کوئی
 عین کو ہی شیون میں لایا یہ نیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا اپنے نکاح کرنا میر
 سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تحبہ کو کہ خواجہ بزرگ تمام دروغی سنت

اور جسے سنو فیہ کی صراحت ہے کہ برادر بزرگوار جو چاہے دستور اس وقت سے کہ ملک کا خطاب و دیگر صوبہ دار و جمیع کیا گفت ملک خطاب بنیاد شد کفر اسے اور سلطان موصوفت سے درہی بین قطب الدین ایبک کو بادشاہ کیا اور خود راہ خراسان ہوا و جب خبر تین مقام سلطان موصوفت کی ہوئی ہنوز ان اجیر پاس راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلسلہ دروغی مسلمان ہے سب بے دین کر کے اسے قتل کرنا لڑائی میں ملک کو سلسلہ مار گیا اور اجیر بہیم راجہ سنا اسے ہوا غور فرما کرے خواجہ بزرگ تھنا اسل مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیگر لایا اللہ باوصف چاغت چغتیا سببیتا مخالفت ہوا ام کس درجہ کو چوینچے اندرین صورت کو ابات خواجہ بزرگ کی قوت پیدا اور تعداد بیشتر سے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہوتی جزو میں جب قطب الدین ایبک نے سنا فرج کش کیا ہا بہیم راجہ کو قتل کیے کہ اجیر قبضہ کیا اور بنا پر فرج فنا آئند باجاست خواجہ بزرگ مردار اجیر مسلمان ہنوز کیا قتل ہوئی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے ہیں نہ قطب و دشمنوں کا اور انکو الہام سے لگے تا شہاب الدین غوری لڑایا جسے راستہ میں اس اندر میر کیا کہ لا خط کرنا چاہئے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام تمام کے مرے ہوئے کو کہتے کہ کوئی روئے کے این خان تمام آفتاب ست ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کردہ ملی کہ نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجیر لڑی بعدی میں تاکر لگو پر علم اسلام محمدی نصیب ہوا اور جسے حصہ دیا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت دروہی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلند میں آسمان کے قلاب سے لائے میں ہنوز دن کی کوئی عین کو ہی شیون میں لایا یہ نیاد سنگ سے حضرت نے ادا ہی سنت کو فرمایا اپنے نکاح کرنا میر سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تحبہ کو کہ خواجہ بزرگ تمام دروغی سنت

نہ عقد تیسرے وقت بہ سنت اگر عام ہے تو دعویٰ کو خاص نہیں اپنے مطالبہ اور دشمن کی فتنہ
 خوب سوچتی ہے پورے بہائی گمراہ کئے آپ کے پیشوا کی تحفین باطل ہے عقد چارم شریعت علی اکل
 حلال صدق مقال وغیرہ کے جائز نہیں ہے نازہ توحید کی سنت نہیں ہے اسکا پڑنا تو کجاء غبت ہی نادر
 ہے اور اصل سنت مصطفیٰ ترک دنیا ہے اسکے تو نام سے موت آتی ہے کجاء غبت اس طرف رغبت
 کیون نہیں فرماتے حضرت کان کول کر سن لیجئے غیرت دنیا کی ناک چڑ سے کاٹ ڈالی ہے آخرت میں
 بشارت سنت بمقدمہ جاریہ عقیقہ کے دی ہے یہ وہ سنت آنحضرت کی ہے کہ جسکو انجمن معصومین
 نے ادا کیا ہے اماموں کی اہلیہ مبشرہ میں آنحضرت سے جو کج حضرت بی بی شریانوہ حضرت بی بی آمنہ
 بشارت ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے دلہ جاریہ طاہرہ اور انجیب ہے یہ شرف عام نہیں خاص ہے جاریہ
 ملک تام ہے نہ ناقص اور حضرت بی بی صاحبہ موصوف کے مقدمہ میں کہ جسے عقد جائز نہیں اور آپ کی
 فرمایا تو سنت قبول جاریہ ہو یا دیگر اور جو قوم میں سنت کی کمر سے وہ کافر ہے انطباق حضرت بی بی امینہ
 شاہ عراق آخری بادشاہ خاندان ساسانیان میں وہ بھی جہاد میں آئی بہنیں اور کسے حضرت ابام زین الع
 میں جو کہ منجانب مادر شریفہ حقدار شاہی ظاہرہ و منجانب پدر مستحق سیادت معنویہ ہیں البتہ ہی اولاد خواجہ
 بزرگ کی حضرت بی بی صاحبہ مجددہ سے ہے چنانچہ مفصل تحریر ہوگا (۳۸) کرامت ششمیہ قطع نظر
 از دیگر ناقلین مولف معین الدلیہ کے تحریر پر استعجاب ہوتا ہے کہ مثل دیگر شریا کیسے لکھا کہ خواجہ
 بزرگ نے ایک لڑکے کی نسبت فرمایا کہ یہ بادشاہ دہلی ہو گا وہ ہی لڑکا سلطان شمس الدین التمش
 ہوا یا خداوردن کے وقت تیار کج گود ہول میں لایا اور میر کی مٹی عزیزی کی سلطان ممدوح نے خود لیا
 کہ میں امیر تھار کا غلام تھا اسنے چھک داسطے لانے انکوں کے ہیجا راستہ میں دام گم ہو گئے کہ جو ہم عمر
 و خوف آقا کے انکوں داسے کی دوکان پر رونے لگا ایک فقیر نے مجھ کو انکوں دلائے اور یہ فرمایا کہ جیتے
 بیکر تھامہ اور خاطر درویش کہ وہ کہتا بعدہ میں نکلیا اور میر فقیر کو بین آیا یہ امیر فقیر اور دست تھا

گو اس میں نقصان ہو صاحب الحان جانین یا نہ جانین داخل الحان شریعت نہیں ہو سکتا ورنہ لازم کہ اس میں کجی ہو

راستدرج میرے سبیل ہر دوحایت و خات کو سحر کر کے ایک طرف سے عقب درستی طرف
 انفعی کا دل تیسری طرف سے چکر خوتی طرف سے بالوں کا بادل خواجہ بزرگ پر چاڑی کیا آپ
 مشت خاک بطور حصار کے پہنکی چکر و عقب ہر گرا اور مار و تان با یکدیگر شعلہ فشان ہو کر خاک
 ہو گئے اس خاک سے جو درخت چتر اول دیر پا پیدا ہوئے وہ تریاک مار و عقب تیرہ کے ف
 تضمینات و ترویجات و اشارات کو ترک کیا ہے ناظرین خود غور کر لیں (۱۳) کرامت طرانیہ
 جب اچھیال مروج ہوا جان بچا کر مہنگا اور مثل باد صحر کے ہوا میں بادیران ہوا خواجہ بزرگ
 نقش کو اشارہ کیا وہ آنہ ہی ہوئی ولسر کوئی اچھیال کو دربر و خواجہ بزرگ کے حاضر لائی اور وہ
 مسلمان ہوا نام اوسکا عبداللہ رکھ کر نیابت حضرت الیاس میں خواجہ بزرگ نے داخل کیا بت
 و مائی دیو کا جہنم ٹکیہ اچھیال کا ترنگہ کوئی اچھیال ہوا یہ جوگی حضور خواجہ بزرگ حضور ہوا
 مشہور ہے کہ دینی دلی آسمان پر بین بالائی فلک ہفتہ حضرت ادریس و دیوسر خواجہ بزرگ کو
 بین اور آسمان چہارم حضرت عیسیٰ و نبیر و پیران پیر اور دینی دلی از بین حضرت ہفتہ حضرت
 ابراہیم ادریم در این اور حضرت الیاس و حضرت عبداللہ خشکی میں یہ سب بعزت و حرمت حضرت
 امام مہدی علیہ السلام و امام بین مشہور ہے عبد اللہ بن ابیانی - بھوکے کو ان بیانی سے کہ پانی (۱۴)
 کرامت تبلیغیہ - یعنی کہ اچھیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر یا سے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی ہلا کر
 کہ جو فہان ایمان ہی ہے اور بڑا توفیق تو ہم کو یوں ہے ایمان ہوتا ہے کہ خواجہ بزرگ کو
 پانی کا زمین پر ڈال دیا سب چٹنے پیرا ہو گئے - اور ان ٹون کو گولی دیا راجہ و اسیں پیر فرمایا
 شمشیر فقیر شیخ میر علی شہاب الدین غوری ہے مختصر حکم کرامات علیہ السلام
 کرامت نقیبہ - ایک منافی بغرض شہادت خواجہ بزرگ خفیہ یعنی ایک حاضر ہوا بار بار
 تاترا کر بے قیور تھا تھا جب دل میں بہت بوج ہو اوس سے خواجہ بزرگ فرمایا کہ تم

کرامت طرانیہ (۱۳) خواجہ بزرگ نے خواجہ بزرگ کو دربر و خواجہ بزرگ کے حاضر لائی اور وہ مسلمان ہوا نام اوسکا عبداللہ رکھ کر نیابت حضرت الیاس میں خواجہ بزرگ نے داخل کیا بت و مائی دیو کا جہنم ٹکیہ اچھیال کا ترنگہ کوئی اچھیال ہوا یہ جوگی حضور خواجہ بزرگ حضور ہوا مشہور ہے کہ دینی دلی آسمان پر بین بالائی فلک ہفتہ حضرت ادریس و دیوسر خواجہ بزرگ کو بین اور آسمان چہارم حضرت عیسیٰ و نبیر و پیران پیر اور دینی دلی از بین حضرت ہفتہ حضرت ابراہیم ادریم در این اور حضرت الیاس و حضرت عبداللہ خشکی میں یہ سب بعزت و حرمت حضرت امام مہدی علیہ السلام و امام بین مشہور ہے عبد اللہ بن ابیانی - بھوکے کو ان بیانی سے کہ پانی (۱۴) کرامت تبلیغیہ - یعنی کہ اچھیال کے خواجہ بزرگ نے پتھر یا سے فرمایا کہ تم بھی ایسا ہی ہلا کر کہ جو فہان ایمان ہی ہے اور بڑا توفیق تو ہم کو یوں ہے ایمان ہوتا ہے کہ خواجہ بزرگ کو پانی کا زمین پر ڈال دیا سب چٹنے پیرا ہو گئے - اور ان ٹون کو گولی دیا راجہ و اسیں پیر فرمایا شمشیر فقیر شیخ میر علی شہاب الدین غوری ہے مختصر حکم کرامات علیہ السلام کرامت نقیبہ - ایک منافی بغرض شہادت خواجہ بزرگ خفیہ یعنی ایک حاضر ہوا بار بار تاترا کر بے قیور تھا تھا جب دل میں بہت بوج ہو اوس سے خواجہ بزرگ فرمایا کہ تم

آسمان سے نری تو کج رہیں اگرچی اگر کوئی تشریف عظمیٰ ہے عمل سے نکلتا فقرائی پر عمل سے اوستی
چراغ امت کی ہوا پر یاد رکھو منصب فقیر بعد حسب و ثروت کر کے ایمان ہے اور یہ خلیفہ خداوندی ہے منصب
نامور ہو گیا ہے اور مگر ایک طریقہ دریاہ آب ہے کل جدید لکھنؤ حضرت شاہ ولی اللہ سے کوئی ایسے نہیں دریا
کر کے حضرت اکبر فرمایا اللہ ہے اور حسب طریق کی وجہ کیا ہے یہ آپ کے عبادت و زہد تو دوسری بات ہے لیکن
مستخرج اور صدر عباد زہاد کے شعری باتیں ہیں بروی کتاب جو کر کے کر سکتا ہے آپ کی کیا حالت
ہے اور جو آپ ایسے نرؤ کہ بارشاد ہمارے تجلیات و مشاہدات ہو سکتے ہیں نہو المراد نور علی نور حسب
لفظ لالہ سے موجود ہو چکا کمال معدوم ہیں۔ بسا ایں معلوم کس خیال خام و خوابہ گردش میں ہو
غور کرو پدرم سلطان بود ترا ازین چہ نا کہ آچکے پیر جی حسب ابدال ہیں یہ آپ کو کیا قول تعالیٰ
ہر جن و انس پر میری امر غنت فرض ہے اور ہر ایک میں استعداد و معرفت کی حسب وسعت و ثنات
ہے اور فرمایا اِنَّ لِّکُلِّ شَیْءٍ لِّلْاِنْسَانِ اَلْمَصْرَفَ اور آنحضرت ص نے فرمایا میرا عمل کسی کو فایز نہیں
دیگا۔ اور حضرت سیدۃ النساء سے یوں فرمایا کہ بنت رسول ہونا کام نہ آوے گا عمل عمل عمل کو صحیحہ حقیقی
بفیض نبوت آنحضرت تجلیات و افراد و مشاہدات نمایان خانہ میں ہوتے تھے جنکی وجہ سے تجلیات
عجیب و مقامات شریک کامیاب ہوئے کیا ہوا جو قبضہ ارکان ہوا رباط جنان کمان ہے اور زبان
نابین و ادلیا کالین اور نہیں تجلیات و مشاہدات کی فی ضرورت کو طریقہ ذکر و فکر پیدا ہوئے
سابقین نے قواعد ارکان کو لکھا لایحقین نے ضوابط و کار کو۔ لاکھ لکھو تحریر سے کچھ فائدہ نہیں
بسم اللہ نادر نہ احیای عناصر نہ بیداری لطایف۔ کتب تصوف میں مصروف ہیں الغرض انہ
آنحضرت ص ایفل تشریف ہے جسکا ترجمہ غریب نواز ہے۔ اور نایب کا متصف ہونا امر واجب
اور بہ صفت خاص متصف ہونا اولیٰ علیہ السلام کی ہے حج پرست و وہ چہ کہ جو علم مواہات کو لکھا
نہو علم تو حرم ہوا ہے یہ امر موقوف ہے لکن یہ کہ اور جسے رحم کے اصل راج کرنے سے

آگاہی خواجہ بزرگ درویش میرین کہ سخی رفاقتہ بین دو قرن ابراہیم قندری رہے پیرانہ پیرانہ
 طلب میں ہر کون بہر صحبت یک شب سے چو لوگ نہ مورخ نہ محدث فرضی ہنشی و غرضی شاعرین
 علمائین شاہزادہ کرامت اکبر باعتبار ذراہری حضرت ابو بکر علی و باعتبار سعوی حضرت علی رضی
 ہرین قدم پیرانہ پیرانہ علی سے اور قدم خواجہ بزرگ بر سر اولیا خفی - اولیا کی بہت کمین
 میں گریہ تو کوئی فراو سے کہ بیان کس قسم اولیا سرورین اعلیٰ درجہ کے وہ اولیا میں کہ جو نہ
 کو جائیں نہ دوستی کو سچا نہیں نہ گیارہویں گیارہ امام کی ہے اور بارہویں آنحضرت ص کی (۴۶)
 کرامت مسلمانہ - جیسے حضرت ابو علی قلندر کے مبارز خان اور حضرت محبوب الہی حضرت
 امیر خسرو و محبوب سبائین دیکھیں ہی حضرت محبوب سجانی کے سید احمد سلطان مستور میں بہ
 بلوچہ تھلہ چڑھنے کے صحرا میں رہتے تھے اور ایک وقت حاضر ہونے سے اتفاقاً وقت محفل سماع
 خواجہ بزرگ آئے اور یہ کہ کما کہ یہاں محفل سماع کی کشت کی ہے جب بکھر رہے کہ کہ بنظر اس کلام
 کہ ایک کشت پیرانہ پیرانہ یہ محفل کشت کی ہے کہ جسکا میں دربان ہوں اور قیامت تک
 فیروز شیشے پر سماع بدعت ہو کر ہو گیا پنجاب میں ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور ہونے لگا
 انکا مزار ہے اور بقیہ وارا لگا سید سلطان احمد شہر میں اور اس علاقہ کے تمام لوگ باگ
 و پھول کس اور ڈیو لکھنؤ کو مانگتے ہیں نہ مولوی کو مانگتے نہ صوفی کو (۴۷) کرامت کتابیہ
 ذکر کتبہ ہذا حبیب اللہ مشہور ہے (۴۸) کرامت استقبالیہ بوقت وصال خواجہ بزرگ کے
 آنحضرت ص منہ صیابہ چلیے کہ ہر استقبال روح مبارک خواجہ بزرگ کے تشریف لائے و بعض
 حضرت نے اس کرامات کو بھی اور آیا ہے مگر اوسکا ثبوت کیا ہے فرمایا آنحضرت ص نے درمیان
 میرے اور علما کے پروردہ ہے اور فقر سے پرور نہیں ہے خواجہ بزرگ دلی ولایت محمدیہ و قطب اللہ
 جہانین (۴۹) کرامت غریبہ - فاختہ خواجہ بزرگ کی پان اہل شہر ہوتی ہے

نماز میں اوقات ساتوں مخصوص ہے
 (۴۴) کرامت مسلمانہ
 (۴۵) کرامت مسلمانہ
 (۴۶) کرامت مسلمانہ
 (۴۷) کرامت مسلمانہ
 (۴۸) کرامت مسلمانہ
 (۴۹) کرامت مسلمانہ

تختہ درویش :- خواجہ بزرگ کی ہر شے کا عالم غلامیہ کسی درویش کی یہ نائنہ نظر نہیں آتا۔

اب پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کثرت ناموں کی دلیل زیادتی بزرگی کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ساتہ اکثر ناموں کا
نامور فرمایا ہے اہل اسرفران ملاحظہ فرمیں کہ یہ کلمہ کئی دفعہ قرآن انکو عطا ہوا ہے کیونکہ خواجہ بزرگ
سب میں بسا بزرگ ہیں جس وجہ سے آپ کو ساتہ اکثر ناموں کے نامور فرمایا ہے اور ہر ایک نام
خواجہ بزرگ کا نام جو ہے اور اجتماع اسماء کا سبب زیادتی محسن حسن کا ہے اور جلال القاب
خواجہ بزرگ کے خطاب میں شان شاہیہ مشرق و مغرب رسانی و عفو و رحمت و غیرہ چند اسماء کا ذکر اس
حصہ میں ہے ہر ایک نام دو سے نام کی تفسیر ہے

فصل اول لقب خواجہ بزرگ بین قولہ تعالیٰ - وَتَعْلَمُ سِرَّهُ وَخَوِّهِمْ وَهُوَ يُقَرِّبُهُ - یعنی ہر کدو
رسول کی اور توقیر کرداد کی ف مخاطب آنحضرت م اور مراد نایب آنحضرت م بین اور فرمایا آنحضرت
بنے کیس میں مین کہ تو تو تو کہتے نہ یا یعنی ہے نہیں ہے نہ شخص جو توقیر کرے یا جو بزرگ کی
قولہ تعالیٰ مَنْ كَيْفَ لَهُ شَيْءٌ كُنَّا كُنَّا اللَّهُ فَإِنَّهُ مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ - جو شخص تعظیم کرے یا جو
اللہ کی تو بہ تعظیم دینا اور سکا تقویٰ دلون سے ہے پس خلفائی خدا و انبیا ان صاحبان
اکل اور افضل خواجہ بزرگ بین ظاہر ہے کہ خواجہ بزرگ کو بہ نسبت اور دن کے ساتھ اکثر ناموں
نامی فرمایا ہے یہ عہد بڑی اولیاء اسکے بزرگتر ہو چکا ہے جس میں کسی شخص سے کہ کو جائیس جو نہ
نہیں ہے علاوہ ازین آپ دلی ولایت محمدیہ کے میں مزید بران صاحب نسبت علویہ
استحقاق کی در ششم میں حضرت دغریا ہی خطاب خواجہ بزرگ عام مفید حضرت تمام ہے اور خواجہ
ترجمہ مولیٰ کا ہے اور مختص بہ نسبت علویہ چونکہ خواجہ بزرگ سید الطالبیہ حشبان میں اس کے
بزرگتر ہے اور بزرگ بین اور علیہ آنحضرت م عبد ربیع و دیگر اولیاء عبد ربیعی

خواجہ بزرگ کی درخوشی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشہ محفل سماع معہ عصا کھڑے
ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے بشدت تمام دایا اوایدان واقعات
وحالات کے جنکو پیران پیر کے سراج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا
کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲۰ سید
خوبان وید دام اما تو چیترے دیگرے + فرمایا ابو جد خواجہ آسان و زمین دوران میں تھے ہون
بائیں ہر قوت نہ و با تہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے
ہمیشہ کثرت فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تعمیر اسکی کیا ہے ہر تہہ موقع
و ہر نقطہ محل سے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ
پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود
سے اسکی حقیقت اسل گئی جو فیضیت بزرگوں میں انرا حد لفظ لپا کرتا ہے وہ رافضی و خارجی
نہا ہے روح اللہ و ولی اللہ پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری
فرمایا ان حضرت نے میری امت نبی اسلم میں کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ
نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہا ہے ہونگے نہ جانے اور انہیں گے پھلے
تفصیلیہ بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا او یہ قدر کر گئی ہوتی کبھی قدم نہ داتا ہوتا
کیا اگر کو جہاں سے تندی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کیا چہاچہ نیچے نظر اسلام میں
یوں لکھا ہے کہ جو پیش عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور
سے شمل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر ان بیتہ سے اسکی یہ سچ
کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن ربیعہ حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور
میں اولاد حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن ربیعہ حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور

خواجہ بزرگ کی درخوشی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے بشدت تمام دایا اوایدان واقعات وحالات کے جنکو پیران پیر کے سراج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲۰ سید خوبان وید دام اما تو چیترے دیگرے + فرمایا ابو جد خواجہ آسان و زمین دوران میں تھے ہون بائیں ہر قوت نہ و با تہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کثرت فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تعمیر اسکی کیا ہے ہر تہہ موقع و ہر نقطہ محل سے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ دارد۔ اس دروغ بیخود سے اسکی حقیقت اسل گئی جو فیضیت بزرگوں میں انرا حد لفظ لپا کرتا ہے وہ رافضی و خارجی نہا ہے روح اللہ و ولی اللہ پیران پیر کی محبت و عداوت میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری فرمایا ان حضرت نے میری امت نبی اسلم میں کچھ ہنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہا ہے ہونگے نہ جانے اور انہیں گے پھلے تفصیلیہ بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا او یہ قدر کر گئی ہوتی کبھی قدم نہ داتا ہوتا کیا اگر کو جہاں سے تندی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کیا چہاچہ نیچے نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو پیش عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے شمل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر ان بیتہ سے اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن ربیعہ حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور میں اولاد حضرت اسماعیل بن عبد اللہ بن ربیعہ حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور

تلاوت حاصل (۱) علی مرتضیٰ سید صاحب کتب

اور این اولاد حضرت امام حسینؑ ہے اور خود از اسمہ مصوبین کی کل بارہ بیٹے اور گھنٹا بیٹے اپنی
 معنی فرمائی بالکل محسن ہے کیونکہ کوئی دوسرے حضرت امام حسینؑ کی بد پس حضرت امام حسینؑ کی بد پس
 نہیں اور دوسرے حضرت امام حسنؑ اور امام زین الدینؑ سے منسوب ہیں جو حضرت سادات باقرؑ
 و جعفرؑ سے تعلق منہ ہوگا سید عسائی انیسویں ضرور ہوگا پس باعتبار رجحانیت حسنی الحسنی کہنا تو
 داخل در ذی ہے اور باعتبار رجحانیت کہنا ممکن ہے مگر یہ اصطلاح بدید ہے ان شعر کو
 ابھی لکھتے تھے میری نہیں نہ چنچہ چلے دوں میں یہ منظرہ مرقوم ہے جبکہ سیالین باعتبار
 سیالہ مسل خود ملکیت پیران پیر کے معترف ہیں پس جو جو مقامات خواجہ بزرگ کے تھے
 لکھتے اور ان کے علم کمال سے پوشیدہ نہ ہونے لاید خواجہ بزرگ واجب التظیم ہوئے اللہ تعالیٰ انہ
 پیران پیر کو یہ نرف عطا کیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ خاک سم اسپ سواری امیر معادید کو میں میر
 تھو شیت سے مستر جانا ہوں فنا ہر سے کہ یہ ارشاد و کجا بنظر صحیح بریت چھکی کے ہے ورنہ معادید
 حقیقتاً نمبر اول مخاطب ہیں پیران پیر صاحب نسبت فاروقیہ ہیں اور خواجہ بزرگ صاحب
 علویہ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا جو علیؓ نہ ہوتے میں لاکہ ہوتا اور فرمایا حضرت علیؓ کے کہ میں مشیر حضرت
 عمرؓ نہ تھا جب یہ آیت و شکوہ تھی پیران پیر جنسی ابو جہ نسبت علویہ سے اور خواجہ بزرگ
 شافعی بسبب نسبت فاروقیہ الحدود قالب اور ایک جان میں کم نسبت سیالین پیدا کر تھیں
 افراد و تفریط و لون واجب التکریم اور جو جسکو فضل حاصل ہے اظہار اوسکا ظرف ہے
 ذکر پیر حق کو مبالغہ نہیں کہتے اور اچھوں کے اہرنے کو غلو کہتے ہیں اور سخن کذب کو مبالغہ
 حضرت پیران پیر نے بروی بصارت حقیقت خواجہ بزرگ کو دیکھا ہوگا عظم و تقابل ہزار التظیم
 تکریم پیش آئے ہونے بمقابلہ انسان فرشتہ کی کچھ ہستی نہیں اور حضرت سید الشہیدین
 پیر کا کہہ کر و بروکیا حقیقت تھی نہ آیت قرآنی سے خبر دار نہ حکم عطا

تلاوت حاصل (۱) علی مرتضیٰ سید صاحب کتب

اس میں ایک عورت ایک ہی راند نفس کشی کی ہے۔ کہانی اپنی نفس کشی کو آتا ہے۔ ورنہ جو آتا ہے فقیر
 کی نفس کشی کو آتا ہے۔ اوس منافق سے فرمایا تم کیسے آگے ہو یہ شکر وہ منافق قید مومنین گراں
 غرض میں کہ جس کو آپ چاہتے ہیں وہ ملا سب اپنی نفس کشی کا ہوتا ہے خواجہ بزرگ نے اوس کو تو یہ
 خطا فرمائی کہ خزانہ مرضی فقیر کے حکام کرنا اور بیوجہ اوس کو ستانا وغیرہ جدا امور داخل نفس کشی
 فقیر میں۔ فرمایا انحضرت نے مومن مومن بہا کی ہیں نہیں چاہیے کہ خیانت کرے مومن کی
 یا جھٹلے اوس کو یا آبرو پریری کہ نہ ہو اوس کی یا قتل کرے اوس کو کل امور تمام (۱۰۰۰)
 کر اس وقت فلسفہ حکیم شہداء الدین فاسفی اوجہ بدنامی مشہورہ فقیر کو سنا کہ شیطان
 جانتا تھا اور ہر ایک درویش پر شک آتا تھا اور بہت سے خمدون کو موندوا تھا اسے ہر شے گمان
 سمجھ کر خالیستہ بد شایکہ پانگ خفتہ یا شکر۔ جبکہ نہ کو رسیب غارت حاضر حضور خواجہ بزرگ
 ہوا۔ اتفاقاً خواجہ بزرگ نے فاز شکر کیا تھا اور اس کے کباب ماحضرت سے جبکہ نہ کو ریا کیا کباب
 عطا کیا۔ بخیر و کمانے کباب فاز مجازی کے بہرہ باز شکر معنوی ہوا پیمانہ دل جبکہ شرب لدنی سے
 پر ہوا اور بحالت وجد کہنے لگا سے صوفی یہ فعلانست الی الاین من الاین + الاین نکبت
 عیان ست کہ العلم من العین (۱۰۰) کرامت سفروارید۔ سفرواریدین خواجہ بزرگ باغ
 خاص حکام فروکش ہوئے ظاہر ہے کہ ایسی جگہ عام ممانعت ہوتی ہے پاسیانوں نے عرض کیا کہ
 آپ فقیر اور حکام امیر سے اگر وہ آگیا آپ اور ہم سب بلا میں مبتلا ہونگے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ
 اہم مالک سے اتفاق سے حکام آگیا اور فقیر کو دیکھ کر صرخی لایا اوسہم بیوش ہو گیا بعد اتفاق
 کے تو یہ کی اور مشرف خدمت ظاہری و باطنی رہا (۱۰۱) کرامت لقا کیمہ قلب صاحب شرافت
 کہ خوش نصیب کا سفر خواجہ بزرگ کی حضور سے دیکھ کر ایمان لائے تھے۔ مومن بے صفت حال
 اسباب ان ہوتے تھے جس کو خدمت تین روزہ دیکھ کر آگیا (۱۰۲) کرامت خاص

سنی تصدیق میں نہ کہی تھی تبارک و تعالیٰ (۱۰۳) کرامت
 و سب الامام عیسیٰ اختیار ادا کی ہے کرامت (۱۰۴) کرامت
 (۱۰۵) کرامت
 (۱۰۶) کرامت
 (۱۰۷) کرامت
 (۱۰۸) کرامت
 (۱۰۹) کرامت
 (۱۱۰) کرامت

نویسندہ خواجہ بزرگ جسکو خدمت گیر و زہ نصیب ہوئی تارک ہو گیا اور جسکو خدمت گیر و زہ
ہوئی وہی ہراف جو ایسا نہ ہوتا تو تمام عالم کا انتظام کیسے ہوتا اور نظم و نسق کیسے قائم رہتا
(۴۵) کرامت تو فیقہہ - ایک شخص اپنے فسق و فجور سے سخت تنگ تھا اسنے یہہ شعا کہہ کر
بین روز خدمت خواجہ بزرگ میں حاضر رہتا ہے وہ پارسا ہر جاتا ہے چنانچہ تین روز ہا حاضر رہا

اور عابد و زاہد ہوا۔ ف بانی مجلد دوم
فصل پنجم عالم انسان میں (۳۹) کرامت مشاہدہ ایک مرتبہ دفعتاً خواجہ بزرگ
کھڑے ہوئے اور بعد توقف کے جلسہ فرمایا عند الاستقراء حضرت خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ
خواجہ عرفان فاروقی ہوئی تھی (۴۰) کرامت ذکر یہ خواجہ بزرگ کی زبان پر یکدم ذکر سے غالی
نہری اور کوئی دم ایسا نہیں ہوا کہ انوار الہی نازل نہیں ہوئے۔ ف موافقت زبان و دل بزرگ
عمر ایسی بزرگی ہے کہ جو بحق خواجہ بزرگ ہی ثابت ہے (۴۱) کرامت استعراق یہ باطنی
اکثر اوقات پہر دن خواجہ بزرگ استعراق میں رہتے تھے (۴۲) کرامت تخیل یہ منجھنوا
منازل فقر کے پچانوے منزل کو صرف خواجہ غریب نوازی نے طے کیا ہے اور کسی فقیر کو یہ نہیں
نہیں (۴۳) کرامت معراج یہ آنحضرت ص کو وحی سے اللہ تعالیٰ امر خارج ظاہری ہوئی اور
مطلق عطا ہوئی اور اولیست آنحضرت ص خواجہ بزرگ کو معراج معنوی ہوئی اور دوسرے معراج
عطا ہوئی اور طلب مدد آپ کے زیر قدم ہوا۔ زیر قدم آپ کے جملہ اولیاء اللہ کے سر میں ف فرمایا کہ
نہ الصلوہ معراج المؤمنین (۴۴) کرامت طلبہ خواجہ بزرگ کو وقت رخصت ازینہ
منورہ مقام فانی الرسول حال ہوا اس واسطے آپ برکات ادب تنہا اور خلوت میں رہتے تھے۔
آخر حال اس مقام پر فایز ہو گئے کہ آپ کا سایہ نہا تھا عین عجیب اللہ ہر گز تیرا اس واسطے
مشتی میں نہیں آتے تھے اور تنہا خلوت میں رہتے تھے (۴۵) کرامت دعوت یہ پیران

کتابت شد در روز ۱۵/۱۲/۱۳۰۲

واسطے اوسکی اہل کے رحمت للعالمین سے مراد مصلح فساد و بخت پروردگار اللہ تعالیٰ
 ایک شخص حضرت جیسے سے ملا آپ نے اوس سے کہا لو کون ہے اوسنے عرض کی کہ میں
 عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے ع
 جو راستہ و برزخ پر پدید ہوئی کجی پس پروردگار تعالیٰ کو و انہیں رکھتا عالم پروردگار
 ہے کیسے بدعت و فسادات کو کجی میں پسند کرتا ہے جبکہ معنی معرفت کو چھوڑ کر معنی سرور
 یا سب آت فوج شکست و آت ساقی نماز کیا قیامت ہو کہ تو تعالیٰ یوم تبدیل لاہن
 غیر الامراض یوں نہ سمجھو کہ جو کچھ چاہا کہ میں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم السہین
 یا موان نے امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ کو اہل قبلہ نے کہا
 کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ تو عادی امامت فاسق و فاجر کے تھے ظاہر ہے
 کہ محی سنت منافیوں یا میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار ارا میں ذیل خوا
 اسی امت غری کو رہا نہ ارا امت محتاج کے بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت
 کجا مسکین کجا محتاج مسکین کو اسی ہوسبب میں غریب ہی ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے۔
 مہر عہد برات عاشقان بر شاخ تہود کے کھتہ ہیں

فصل بیوم خطاب عطای رسول میں۔ جب ان مطلق منہ ظہر صفات برکت
 کا چاہا عالم خدائی کو اعالم بندگی بامر و نفی فیہ من روحی جلوتہ کفر یا اور جو نور از خلقت منور
 آدم تا ولادت ہر عالم بہ عطا الدہشت در پشت نبوت فرامتا وہ ہی از اقامت آنحضرت
 تا قیامت بہ عطای رسول سینہ بسینہ ولایت فرما ہے آنحضرت پر خ میں یہ منصب خواہم
 بزرگ کو عطا ہوا۔ بنا علیہ آپ کا خطاب عطای رسول ہے باقی امور تحریر میں
 فصل چہارم خطاب حبیب اللہ میں ولایت عشق اللہ میں بجد و احسان و تقابل

یہ صورت مذکور ہے کہ امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ کو اہل قبلہ نے کہا کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ تو عادی امامت فاسق و فاجر کے تھے ظاہر ہے کہ محی سنت منافیوں یا میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار ارا میں ذیل خوا اسی امت غری کو رہا نہ ارا امت محتاج کے بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت کجا مسکین کجا محتاج مسکین کو اسی ہوسبب میں غریب ہی ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے۔

و انفعال جسکے نفس مطلق نہ ہو اللہ و مجرد ذات و قلب و احوال خست جسکے مفہوم کا خیال
و مجرد احدیت و روح و اسرار و تیسرے تیسرے کے نفس طلق و حضرت عطا ہر پہلے بعض کے کچھ
عقد موانع است و اللہ تعالیٰ کو ہے اس پر مان کے قریب کہ نہ ایک جدا غایت ہر مان پر
ہے یہ جی موحیہ نہ در عالم و عالمیان ہے انہیں کہ نہ و آ و امیرین و عینوں کا قدم و
برکت سے آسمان سے بارش اور زمین سے ناپیش و آ و تیسرے جو نہ و آ و امیر خدا و نش
مستطینہ یہ حیرت نے اے انگار کیا اوپر خطا پر او ریب کے غور و نہ و قدر کیا
ظاہر و نہین مجتہد ہونے علمای حسی و فانی نہی کی تفسیر و تکریم ہر پہلے ہستی ہے قیام
تو سے اتحاد و احباب و جسم وں حصا ہم اس باب بہن و دون اللہ فرمایا انحضرت
نے جسکی تحیر و احب نہین و اسکی تفسیر کہ یہ تین عبادت جو فرمایا انحضرت م نے ہر پہلے
تمہارے دو چیز ہر چیز و تاج و تاج کتاب اور ابی ریت یہ دونوں تو ام میں جو ان سے تفسیر
کر گیا کہ مراد نہین سو کہ مراد ابی بن ساد لاد و نجحت میں اول خود انحضرت نہین جو اولاد نہین
دوسرے حضرت علی جو حضرت نے فرزند نہین حضرت سیدۃ النساء خست میں اور امیر حسین
میں میں نہولہ میں قرابت سے مراد نہین ہے فقیر یہ مقصود ہے حضرت سعید بن ابی ہر
عشمان خنی موجود تھے مراد ابی نسبت عشقیہ سے یہ نسبت امیر معصومین کی ہے
یہ وقت آگے پیچھے و خلاف حاجت کم و بیش بارش کا ہونا اور کی نقصان زیادعت و اثر
و بے روزگاری و بے برکتی اسوجہ سے ہے کہ اپنی بھلائی و برائی کی تفتیش نہین کرتے کہ اسوجہ
اور کما نفع و نقصان ہے دوسرے کی نیکی بدی پر م تے ہیں جو صیر کچ بے سود اور پر ضرر ہے
بوجہ بدی کے غیبت میں پڑتے ہیں اور بسبب نیکی کے رشک اور حسد میں جب باویش
خدا انحضرت کم کو مزاج ہوئی اور صوت مطلق عطا ہوئی خطاب حبیب اللہ ہو اور نہ

اور یہ خواجہ بزرگ پس پتید نام پیران پیر جہان جو نام پیران بزرگ ہے حاصل ہوگا کیونکہ جہان پیران بزرگ ہے

ہیں اور دوسری کتاب کے اعتبار سے خواجہ بزرگ بجای حضرت آدمؑ خواجہ قطب صاحب بجای حضرت سلیمانؑ ہیں اور برزخ میں پیران پیر ہیں۔

فصل ششم ہند لولی دال محلہ ہند ل کی مفتوح ہے اور رسم الخط مرقوم ہے علم اعداد اہل علوم معلوم غیر مستعارہ جسکو کب سے علائقہ نہ حیات مجازی سے تعلق اویسے ایک قاعدہ چند کلمات مشہور ہیں نادعوی مجہول اور بلا دلیل نہوا اور تاویل اور تسویل میں فرق و تمیز مواب سمجھ لو اس قاعدہ میں دو کلہوں کا ہم عدد و ہم عدد ہونا مقصود ہے نہ صرف ہم معنی متساوی آفتاب و شمس مترادف ہیں نہ غلط ہم عدد ظاہر ہے کہ لفظ پر معنی مقدم ہیں اور عدد سے لفظ ظاہر تر ہے مترادف کا اعتبار نہیں ہے جہاں ہم عدد و گھر شاعر تو ذات شریف میں دخل در معقولات سے باز نہیں آتے ایجاد بندہ پر مرتے ہیں نام کرنے چلے ہزار دن میں ہم ہی کیا پانچویں سواروں میں + شہر و ہول پور کی بھومیں لکھا ہے کہ یہ شہر مدینہ منج ہے کیونکہ دہلی پور درج ہمد میں لکھنؤ اور کوفہ کا مترقہ کیا ہے پیر کیا اتارا خاکہ اڑایا ہے اہل تمیز کشان میں جو تیز کرین نہ مشکلم کو سلیقہ نہ سامعین کو تمیز اس کے تشبیہ کہتے ہیں نہ تاویل وہ حجت یہ زبان ہے متسکنا تاویل ہے (۱) ایمان ہے حب محمدؐ ارباب دلیل نجات ہے بغیر ایمان کی حب محمدؐ تاویل یوں کیجانی ہے ایک روایت میں ہے کلمہ کا اقرار زبان سے اور تصدیق قلب سے ایمان ہے ایضاً ایمان کی سنسٹر اور چند شاخیں ہیں ادنیٰ دستہ سے پتھر کا دور کرنا ہے ایضاً ایمان یہ ہے اللہ کے نام اور صفت اور احکام کو ماننا ایضاً ایمان بالاسد قبول نہیں اللہ و رسول دونوں کو ماننے ایضاً ایمان یہ ہے کہ اللہ کو اور ملائکہ کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو اور قیامت کو ماننے اور نیکی بدی کو منجانب اللہ ماننے اور مر کر جینا جانے ایضاً ایمان خوف ربان ہے ایضاً ایمان پیر کا نام ہے ایضاً کہتے ہیں ایمان ہے زوال ہے نہ نیکی سے بڑ ہے نہ بدی سے گٹے

عظم ابیہی ظاہر میں مگر تعین نہیں کرتے اور بلا تعین فیض غیر ممکن چاروں پر حکم انفر کا برابر ہے
دست برای نام بحیثیت کر لینے سے اور غنائدانی پیر جی بنالینے سے دفع الزام نہیں ہو سکتا کفار و کفر
میں جسقدر توہین نہیں ہر ایک کا بت جدا تھا یہ امر فرضی غلو و امر و مخالف نہی ہے (مہم)

لا اله الا هو = علی (۵) = نیکو (۶) = مبین (۷) = حق (۸) = عبادت = عزت (۹)

رسول = رحمن (۹) نقر = عیش (۱۰) مولوی = کسی فنا جس علم سے مولوی کہلاتے ہیں
وہ علم کسی اور مولوی سے اور جبکہ وہ علم نہ ہی اور حضور ہی ہو وہ مولوی ہے اور جو جبکہ مولوی ہے وہ
مولا کہلاتے ہیں۔ واضح ہو مقتدر اعلیٰ علیہ السلام کی تین سب اہل ظاہر نے ایسے استفادے

مکتبہ اہل بین لکھنؤ امام زمانی تنویر نقیر الدین موسیٰ شیعہ شمس الدین ربانی لاہور دلا
 قوۃ الالبانہ (۱) نقیر = تہذیب و تہذیب مجاز سے حقیقت کو نہ پوچھنا اور عبادت سے معرفت حاصل

اور لاکھ تقصیر کی تقصیر ہے فرمایا ان حضرات نے جب دنیا کی سرکل خطاوں کی ہے اور ترک دنیا سے دار سارے ثوابوں کی (۱۲) ہند = جہان مت جب خریطہ جاوے شاہجان کا روم گاہ

دوسرے یہ اعتراض ہوا کہ بجای شاہ مہن کے شاہ جہان کا خطاب کیسے کہا گیا جو اب انگریز ہوا
 شاہ اور جہان محمد دہلی اور بادشاہوں کی طرح اب ایسا موناچا ہے جس سے دوسرے ماما جاؤ

منا علیہ بجای شہید ہند خطاب شہان بہمان ضرور ہوا چنانچہ یہ جواب مانا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سوں سے منع فرمایا بلکہ بہت نام شیخ کے بدل دئے بایں موضع شہادہ علی حسان کا لقب سند لیا ہوا

وگاہ آپ خاکسارانِ جہان کے شہنشاہِ مین اور مہرِ جہان ہی نہیں ہے جنت ہے جنین شریف

نشان ہے چہ جای نام جہان ہند سر آقا لیم و ولایت و ممالک و صدر جہان و وطن انسان
ہے ہند صدر جہان ہے اور اب لکھتے فہم رشتہ سر مرزا خانہ دار کا کہ

مانند دیگر ملکوں کے یعنی علاقوں مفصلات ہند کے ہے ملک ہند نہ اقلیم ہے نہ ولایت نہ ملک
 یعنی کشور جب سلطان ہند کہا جاوے گا حسب محاورہ ادب کے شاہ کشور ہند مراد ہوگا نہ شاہ علاقہ
 ہند تخصیص صدر کی خالی تعمیم مفصلات سے نہیں ہوتی ہے پر تہی نام کل زمین کا ہے نہ اراضی
 صرف ہند کا خطاب راجہ ہند پر تہی ہے علیٰ ہذا اکبر شاہ و جہانگیر و شاہ جہان جنکو محاورہ اور
 علم نہیں اور نہ فہم اصطلاح وحدت کیا ہوگا امر کے خطاب میں اقتضای ہے فقر کے القاب میں لکس
 کتب پیشین گوئی کا سابقہ میں ہے۔ بنی عرب اور آخرت حضرت علی کو سید عرب فرماتے تھے
 مجوس و کفار کا یہ خیال ہے کہ بنی عرب ہونگے نہ تمام جہان اور اقوام کے متعصبین کو اور کہ
 خیالات ہونا ضروری ہیں با اصطلاح وحدت ولی الہند مراد ولی جہان ہے اور تقدیم لاحقہ
 فائدہ حصر کا دیتی ہے مقصود و محصر جہان ہے اولاً ہند مراد جملہ اقلیم دولایت و کشور ہے اور
 فلک ہر سیارہ زیر فلک محل ہے ثانیاً خلیفہ اولی آدم و ولی آخر خواجہ بزرگ ہند میں ہیں دم قدم
 کی خیر سلسلہ نقشبندیہ چارہ خالوادہ علویہ میں نہیں آخری سید اللطیفہ باعتبار وصال خواجہ
 بزرگ میں اللہ اللہ سبکے محصور اور قادریہ اور سہروردیہ سے سلسلہ چشتیہ اولی ثانیاً جزا اعظم
 جامع ہوتا ہے مفصلات داخل صدر ہوتے ہیں والعاجہ خواجہ بزرگ صرف ولی جہان میں تو دیگر
ولایتوں کے اولیا کون کون ہیں یا وہ ولایتیں بے چراغ طریقی ہیں اس سادگی پہ کون نہ دیکھا
 لڑنے میں اور ماتمہ میں تلوار ہی نہیں، انکی حماقت اور سفاہت ہی عجیب و غریب ہے ثبوت بذمہ
 کے ہے نفی پر ثبوت نہیں اور جو بردی بلوغ کے ثبوت نفی کا فرض کیا جواد سے ظاہر ہے کہ ثبوت نفی
 متبکل ہے مگر کس آسانی سے ثابت ہر عدم ثبوت ولی دیگر وجود ولایت خواجہ بزرگ ہے اور جبکہ
 مسلمات کل کے خواجہ بزرگ قطب الاقطاب میں ہیں پس ولایت آپکی ثابت ہے اور جب دیگر ولی
 نہیں بدرجہ اولیٰ آپ ہی ولی ہیں بسوی خیالی مجوسیہ جو سوا اس کی گنجائش ہے تو نسبت

کہ تا نکہ کہ میرزا حسن اور سنی خلفای راشدین کی اور قول مقدم ہے فصل پر و احباب میں ہر مین ہر گاہ محفل نظم با جہاد آخرت

مقتدا جو بڑے نامی و گرامی ہیں وہ بحمد قادر بخش و رحمتی بخش محمد بخش کو اشتراک فی التبریک
 کہتے ہیں حالانکہ یہ ترکیب مفید بہت سے ہے اس قاعدے سے طفل بستان تک واقف
 ہیں جو قید اصول لغت و نصوص بشریہ ہے تو معنی ترکیب مفعولی کے ہیں اور جو قید بشریہ
 تو خود بخش ہی حرام ہے و اللہ کو علم بقدر حق ہے اور الہ علم باطل ہے الخ لہ العظم
 و الام کہ ہمین اللہ میں پہلا لام جارہ و الف لام تعلق ہے تو جب ہو تاکہ جب الہ ہو تاکہ اور ترکیب
 قرأت میں دال مع لام مکسور اور دوسری میں لام مع دال مضموں سے علاوہ ازین خطابت اور
 ہے نہ ولی اللہ شاہ جہان علم ہے نہ جہان شاہ مزید بران عالمگیر کو عالم ستمان وغیرہ کرنا درست
 نہیں دالی ہندو سلطان ہند بصرہ گندہ مگر ایجاد بندہ جہاں کو ادب سے ہی تو آگاہی نہیں
 کجا وحدت دالی فاعل مفید حد و شہزادہ پروی روزمرہ مستقل بنام امرا دینیوہ سے جنگ
 ریاست فانی ہے اور دلی صفت مشبہ مفید استمرار ہے اور استعمال اسکا باسم فقرای دینیوہ
 جنگی ولایت جاد دانی ہے شعرائے دنیا جو بندہ مباحث میں وہ بھی براہ ادب دالی کو دلی نہیں کہتے
 یہ نہ نالایق ولی کو دالی کہتے ہیں ادب اصغر حدیث و دون انہ لغت کرشمہ میں اور سلطان کا
 مفہوم علی العموم دالی ہے نہ ولی اور جب مخصوص ہو گیا جو اسے اطلاق اسکا خاص یا غیر دنیا
 ہو گا نہ فقیر دین سلطان اللہ خواجہ بزرگ پر صادق نہیں شاید یہ کودن سلطان انارکین
 و سلطان المشیخ و سلطان روم وغیرہ کو داند سمجھ ہو گئے ایک روزمرہ کا خلاف نہیں دو
 محاوروں کی مخالفت ہے مگر یہ مضرہ درست ہے

باب چہارم سوانح عمری خواجہ بزرگ میں

سیر اولیاء الدین مسن و سال کی ضرورت نہیں نہ چندان روز کی صرف وقت اور تالیف کی
 ماہ ضرور ہوا سمجھتے کہ تو مورخین پابند ہیں اور یوم پر سب کا اتفاق ہے اور سا

(۱۱) یہ جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اسے اشعار سن کر لیں گے کہ یہ کلام درود کا دلی ہے یا چرخ بنو کہ شعر ہوتا اس سے کیا بعض کلام کو جو علت یا وغیرہ

سب کو اختلاف ہے اذالغاصض نساقط سمت ندارد شدت یاریج اور ماہ جو نہیں کہا ہے
 حکم انطباق جو لکھا گیا ہے استدلال اس کا بچلہ دوم ہے ف رجب نام ہے اس نہر بہشت کا
 جو کہ برای سیرانی الی بیت مخصوص ہے اور نسبت الی بیت کی بخاندان چشت ہے خاصہ اس
 خاندان کا عشق ہے کتب سابقہ میں اسی نہر کا نام کا نور ہے قولہ قالے یفجر وخصا یفجر
 مراد اسی نہر سے ہے جو حیدر آباد خاندان لین پر پوشیدہ نہیں ہے جیسے اکل و عقد بیان دہان
 و دون جگہ ثابت ہے یہ نہر یہاں اور دہان ہر دو جا متحقق ہے چنانچہ اسکا ذکر ہو چکا
 بسکینہ کو صوفیہ نسبت کہتے ہیں ایسے ہی رجب کو چشت کہتے ہیں اور نام ہے شہر الی کا اور جلد
 استخوان پر اسی ماہ کے روزے فرض تھے اور اب بھی سخت ہیں یہ ہی ماہ سراج کا ہے علامہ ازین
 صفت شجاعت کی ہر شیر میں ہے اور کسی آدمی میں ہوتی ہے جس میں یہ صفت ہو اس کو شیر
 کہتے ہیں مماثلت میں مثلیت کلی شرط نہیں ہے ہمیشہ ہر ایک میں جبری ہوتی ہے اور جب چند
 در چند وجہ سے مماثلت ثابت ہو تو ایسی مثال بالکمال کو مثل کہا جاتا ہے خواجہ بزرگ کو آنحضرت کا
 بروح کمال مماثلت حاصل ہے ناظرین اس امر کا ناظر کہیں

فصل اول در ولادت خواجہ بزرگ گنجین پیر کی شام چہٹی رجب المرجب کی
 خواجہ بزرگ بے شہر سیستان پیدا ہوئے نام آپ کا سید حسن سگزی و اسم گرامی
 خواجہ معین الدین چشتی منصب قطب الاقطاب و قطب العالمین و عطای رسول و
 ہندو لوی و خطاب حبیب اللہ و محبوب حقانی و لقب خواجہ بزرگ و غریب نواز و غیرہ
 اسمای خواجہ بزرگ ہر قسم کے سب سے زیادہ بروی نقد اور دواعی ازہمین و ہر رسم انشاہ نامک
 لکھو سب بجا اور درست ہی خواجہ بزرگ بزرگ و اولی و دیرنیم صد و ابوبین ہین نام ہر ایک
 امر تنازعہ فیہ کا سناطرہ جلد آخر میں ہے موجز آریہاں بھی ذکر اذ کا حضور ص ۱۰۰

اور بعض کو سب سے پہلے کہتے ہیں کہ یہ شخص اولیٰ و دیرنیم صد و ابوبین ہین نام ہر ایک
 امر تنازعہ فیہ کا سناطرہ جلد آخر میں ہے موجز آریہاں بھی ذکر اذ کا حضور ص ۱۰۰

پہونچنے والی مجلس دعویٰ یہ ہے کہ مولد خواجہ بزرگ قصبہ سنجر تلخ خراسان میں ہے دلیل
 یہ ہے کہ قندزد ہر دن ایک ہی علاقہ میں رہا اور حضرت علیہ الدین فرماتے ہیں کہ اگر ہندوستان
 شہدیم چرباک + بلبیل گلشن خراسانیم + یہ بات اگر صحیح ہی ہو نہ مدعی کو مفید نہ ہکومتضر
 اس بات سے کچھ حرف نہیں آتا۔ اول سنجد قصبوں کا نام ہے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ ہی
 قصبہ مولد ہے حضرت قندزی و خواجہ ناروئی اور ملکون میں ہی جاتے تھے کیا سگر میں
 او کی مانعت تھی بیت تو بلند او میں واقع ہوئی ہے کیا یہ لازم و ملزوم ہے کہ طالب مطلقاً
 ایک ہی علاقہ کے ہوں چکہ نہ چلا نہ لٹا غلط ہو گیا مختصر کرنا ہوں نہ نہ شریف نہ غریب نہ
 برہم نہ بحریم + نہ از ملک عراقیم نہ از خاک خراسانم + یہاں خراسان سے کیا مراد ہے یہی
 مراد حضرت علیہ الدین کی ہے نہ وطنیت خراسان سے ترسم نرسی کعبہ ای اعرابی + کین
 رہ کہ تو میری بہتر گستان ست پر سچ ہمیشہ کیا جانے صابن کا بہاؤ سے بحریم کعبہ رفتم
 بحریم رہم نہ دادند + تو بروں درجہ کردی کہ درون خانہ آئی ایسے جاہل جو مل بسطہ و اچھل چل
 مرکب کا مرض لا علاج ہے اس کو دن کو تو گلستان ہی یاد نہیں کجا علم حکمت دویم خواجہ بزرگ کو
 کوئی بہائی ثابت نہیں اپنے ہنہ میان مشہور ثبوت ثابت کہ ہے نہ نفی پر ادو جو وجہ
 من الوجہ مثلاً باین نظر کہ دروغگوارا باجناہنہ باید رسانید نفی کا ثبوت ہو ظاہر ہے کہ ثبوت نفی کا
 سخت مشکل ہے مگر خواجہ بزرگ کی ہر بات اعجاز ہے نفی کا ثبوت بہت آسان ہے ف تاہم
 کے بعد تردید ہوتی ہے (۱) عدم ثبوت دلیل تو کی ہے (۱) کل اہل تاریخ اور سیر کی تحریر میں
 کہیں نوکر برادر خواجہ کا نہیں ہے اس چودہویں صدی میں کوئی ارجیری درگا ہی بطور فرضی
 خود غرضی لکھ دین تو کیا ہوتا ہے اکا عدم و دوبرابر ہے سند تو تحریر ثقات کی ہوتی ہے
 باطل ست ایچہ مدعی گوید + بلاشبہ کا اسپر اتفاق ہے کہ مترکہ سے یہ چند چیزیں تین کو

در مسالوات سے درو اور یا اور عقلاً و نقلی قطعاً حرام ہے (۲) بعض یہ جھٹلاتے ہیں کہ زبانا حضرت نے کہ امت میری اگر ایسی چیزیں نہیں ہوگی

خواجہ بزرگ نے خیرات کروایا جو کہ متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہبت یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا اثر ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر اور نسبت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ مقال خلاف جمہور کب قبول ہو گا کیونکہ کسی مورخ کی تحریر میں یہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول نو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی ہیں اور نو عمر لڑ برادر خود مدعی توہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کہ کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رای تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی در تیسری جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بنی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی طلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی جس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دین الہی جو بڑے بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں بسرای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

فصل دوم صحبت و خلافت و سیر اولیٰ عجم میں حضرت علی کی پرورش بخاندان نبوت و صحبت آنحضرت ص اسلئے ہوئی کہ آپ خلیفہ خدا و نایب مصطفیٰ ہوں اور برہان خدا ماست

میں خواجہ بزرگ کے خیرات کروایا جو کہ متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب ذہبت یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادری خواجہ بزرگ کا اثر ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر اور نسبت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ مقال خلاف جمہور کب قبول ہو گا کیونکہ کسی مورخ کی تحریر میں یہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول نو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی ہیں اور نو عمر لڑ برادر خود مدعی توہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کہ کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رای تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی در تیسری جس سے مماثلت بآن حضرت ثابت ہو زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بنی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی طلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی جس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دین الہی جو بڑے بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں بسرای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

[illegible]

خواجہ بزرگ، ہنوز خود بیعت نہ تھے پیران پیر کو خلافت و صاحبزادگان کو بیعت کیسے کرتے تھے
 و قتل دویم رفاقت و اولییت و سیر اولی بابل میں چونکہ خواجہ بزرگ صنوت بن
 کمال ہو چکے تھے حضرت ابراہیم قندری باغ خواجہ بزرگ میں تشریف لائے خواجہ بزرگ نے
 عناب دھنڑے کے جنکو حضرت قندری نے آتش کر کے خواجہ بزرگ کو تبرکادے اور آپ نے
 تیننا نوش جان کیا معناب علم لدنی کمال اور حضرت قندری روانہ ہوئے اور خواجہ بزرگ نے
 صدقہ ترکہ سے اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیا اگر فلک + نعل کیوں اسطرح سے آباہستان
 پھر بزرگ خواجہ بزرگ برفاقت قندری و اولییت آنحضرت ص و دو قرن بخارا میں خوشحال رہے
 اور سفر و سفر و حضر و حضر و دعوی بابل میں فرمایا اور بہ اثر خلعت فیض قلبی و تجلیات
 صفا تو اشتقاق الہی میں اکمل ہوئے فن مشہور ہے کہ حضرت آدم نے گندم کئی بار دایلت
 ظاہر عناب وغیرہ منقول ہے اور تحقیق میں روایت گندم قبول نہیں پیر تحقیق کیوں گندم
 لکھتے ہیں اول نظر غلط الہام فیصح دریم گندم وغیرہ تعبیر ہے اصل اسکی کچھ اور ہی بات ہے
 (۱) شمر (۲) سبائرت (۳) عشق (۴) دلچسبہ قابل و قابلیمہ پیدا ہوئے جنت و جراح
 ہوا اور آتش کو فضلہ لکھا اور اسکا ترجمہ کس نکھال بنی و انست میں بہت بڑی عبارت آرائی
 اور انکسار کو کام فرمایا دانہ زدہ لوگوں کو ایسی ہی سوچتی ہے حضرت انس کے لب میں جو تھانہ تھا
 اوسمیں لعاب دین آنحضرت ص نصیب مجتہد ابو حنیفہ آمانت تھا جو مجتہد موصوف کو حضرت انس
 لب لبیب پونچا اور ایسا ہی انہم معصومین میں ثابت ہوا اور یہ لعاب مثل منش کافوری کے ہوتا ہی
 اور حضرت ام سلمہ کے پاس آنچورہ خاص آب نوشی آنحضرت ص تھا خواجہ حسن بصری نے اوسکو
 منہ سے لگایا اور آب رحمت آپ کو نصیب ہوا جسکی برکت سے آپ سید الطایفہ چارہ خاں
 فقرا ہوئے خواجہ بزرگ کو وہ ہی نعمت بواسطہ حضرت قندری کے پہنچی اور مسرور

ہر گاہ کہ نوید زندگیم بہ آج سے دوری نام چھو جائے یا نام چھو جائے اور ہر دور سیرت چھو جائے

اول امر ہوئے بعد سلطان علاء الدین خلجی انتظام نظام درگاہ شریف منطوق ہے جیسے کیا
کیسی ہے ویسے ہی جب چند شخص صاحب اوقات مقرر تھے یہی لوگ زبیر دین کیساتھ
جایا کرتے تھے انہیں کی اولاد پیر زاد کے کہلاتے ہیں انہیں نے بنا برادارستان خود ایک کتاب
بنام نوائے طبع اذہمالی ہے اور اپنی پیری کی بنیاد قایم کی ہے نا بداریہ اس کے ہم پیر نوری
بالغ نظر ان فقہ و تصوف سے پوشیدہ نہیں ہے کہ خواجہ بزرگ تالیف لکھا ہونا چاہیے مشہور
اسور فقہ و تصوف کا ایک نسخہ جو برای عوام سہل ہو بنا لیا ہے جیسا معلوم ہوگا۔

فصل سیم شہادت و ولایت و سیر اولی عربین چونکہ آپ خلقت میں اکمل ہوئے
تھے لہذا شریعت میں بہ میزبانی پیران پیر معائن ہوئے و ادلیا اللہ کے طبقات کا حال ہر
یہ سچہ بدرجہ تقریب عام وہ ولی ہیں جو کہ آپ کو ولی جانیں اور نہ مخلوق اور کو ولی جانے خاص وہ
جو آپ کو نہ جانے مگر مخلوق اور کو ولی جانے خاص جو آپ کو ولی جانے اور مخلوق اور کو ولی نہ جانے۔
خاص لاخص جو آپ کو ولی جانے اور مخلوق بھی اور کو ولی جانے خواہ مائین یا نہ مائین اور بدرجہ افراط
خاص لاخص وہ سچے جو کہ آنحضرت سے فیضیاب ہو اور خاص لاخص وہ سچے جو ہر و حاشیت
ولی کالی کامیاب ہو یہ دونوں محتاج بہیت ظاہری نہیں عام ہے کہ بیعت ہوں یا نہ ہوں باقی تو
محتاج بہیت میں گو اور کو فیض ہے خاص فلفا اور عام مستحقان مرد کال بدرجہ و حدت جو اولیا
ہیں جنہ کہ جذب غالب ہے وہ مجذوب ہیں اور متجاہضہ سلوک ہر وہ مستوہ میں امنین اولیا اللہ
بکتمان کہتے ہیں یہہ جمیع حال از خود خلق مستطہ میں نہ انکو اپنا عالم اور نہ دوسرے کا عالم نہ
نہ معلوم یہ ہی خلیفہ خدا بنایب مصطفی و برمان بیلی و جان عالم و ایمان آدم میں انکدم قدم
کے غیر ہے اول عام درجہ تقریب و خاص لاخص درجہ افراط۔ افراط کی تعریف یہ ہے کہ وہ آپ کو
نہ ولی جانے اور نہ مخلوق اور کو ولی جانے تمیز انکی بیان سے باہر ہے ہر وہ ولی کو ولی جانتا ہو

اور ولی کو ولی بنین جانتا اس حال میں قال مگذا زمین الحاصل خواجہ بزرگ جامع جمیع درجات
 و طبقات میں از ابتدا تا انتہا آپ کے حالات ہر مہینہ اس میں کسیکا عشرت میں کی گئی ہیں بنین
 دیکھو است کہ اگر کہ اللہ تعالیٰ است متوسط فرماتا ہے خواجہ بزرگ اپنے اگر مرتبہ ولایت اولیای
 عام و خاص ہم تقریباً و افراد ظاہر اس ہے و بہ مرتبہ اوسط و آخر مرتبہ ولایت خاص الحاصل
 خاص لاخص ہم افراد و تقریباً باہر و اور بہ مرتبہ موخر و متوسط قطب لاقطاب جہان و ہر این
 باین مراتب خواجہ بزرگ یکتا میں اور اللہ تعالیٰ آپ کو عالم غیب و شہادت فرماتا ہے خداوند
 نہیں جو سب شہادت ہو خواجہ بزرگ بد عالم ظاہر و باطن بحدت صفوت صحبت و دروہانیت
 میں رہے اور بہ درت خلقت رفاقت و اولیست میں وہ درت حبیبیت ارادت و ولایت میں
 بدین درجات خواجہ بزرگ بہت میں۔ التماس ایسے ناشانی جو مشتاق نقشہ جات و
 شایع تحریر قصہ و عشاق نظم جاہلانہ ہوں اور لیسے و تقریر علیہ کی امید رکھنا خام خیالی ہے۔
 نہ حیات حاضر کا ذکر نہ بیداری لطافت کا فکر مطالعہ شری و روح و شعور و حکم کا غور و جہات میں
 انکے سردای تمام سے سود معلوم اہل تقریط کی و کیفیت ہو اور ارباب فراہ کی امید کیت ہو
 طبیب کی نہ نظریات پر نظر نہ عملیات پر عمل نہ دروہانیت نہ اشتیاق نہ اثر کی پروا نہ نہ پیرانہ مصیبت
 سبب و فرادین بد نظر میں الحاصل خواجہ عثمان مار و لی برای اقامت خواجہ بزرگ شریف
 لائے اور فیما بین خواجہ عرفان و پیران پیر نسبت خواجہ بزرگ ایسا جو بہر آگاہ گداز
 جس وقت حضرت محبوب الہی حاضر حضور خواجہ گنج شکر ہو و آپ کا محبوب الہی سے فرمایا کہ آنحضرت
 کے امام علی سے فرمایا کہ میری است میں ایک محبوب الہی ہے جو تیسے ملاقات ہو میرا سلام پہنچا
 چنانچہ سلسلہ فار مجہد تک جو یہ پیام پہنچا تو پہنچا نا ہوں سوچو یہ کیا بات ہو اور اس بات میں
 کیا کیا باتیں ہیں اور محبوب الہی حضرت برای دعا روز گذار حاضر ہوئے تھے مجھ حضور ہی انہا

خواجہ بزرگ جامع جمیع درجات و طبقات میں از ابتدا تا انتہا آپ کے حالات ہر مہینہ اس میں کسیکا عشرت میں کی گئی ہیں بنین دیکھو است کہ اگر کہ اللہ تعالیٰ است متوسط فرماتا ہے خواجہ بزرگ اپنے اگر مرتبہ ولایت اولیای عام و خاص ہم تقریباً و افراد ظاہر اس ہے و بہ مرتبہ اوسط و آخر مرتبہ ولایت خاص الحاصل خاص لاخص ہم افراد و تقریباً باہر و اور بہ مرتبہ موخر و متوسط قطب لاقطاب جہان و ہر این مراتب خواجہ بزرگ یکتا میں اور اللہ تعالیٰ آپ کو عالم غیب و شہادت فرماتا ہے خداوند نہیں جو سب شہادت ہو خواجہ بزرگ بد عالم ظاہر و باطن بحدت صفوت صحبت و دروہانیت میں رہے اور بہ درت خلقت رفاقت و اولیست میں وہ درت حبیبیت ارادت و ولایت میں بدین درجات خواجہ بزرگ بہت میں۔ التماس ایسے ناشانی جو مشتاق نقشہ جات و شایع تحریر قصہ و عشاق نظم جاہلانہ ہوں اور لیسے و تقریر علیہ کی امید رکھنا خام خیالی ہے۔ نہ حیات حاضر کا ذکر نہ بیداری لطافت کا فکر مطالعہ شری و روح و شعور و حکم کا غور و جہات میں انکے سردای تمام سے سود معلوم اہل تقریط کی و کیفیت ہو اور ارباب فراہ کی امید کیت ہو طبیب کی نہ نظریات پر نظر نہ عملیات پر عمل نہ دروہانیت نہ اشتیاق نہ اثر کی پروا نہ نہ پیرانہ مصیبت سبب و فرادین بد نظر میں الحاصل خواجہ عثمان مار و لی برای اقامت خواجہ بزرگ شریف لائے اور فیما بین خواجہ عرفان و پیران پیر نسبت خواجہ بزرگ ایسا جو بہر آگاہ گداز جس وقت حضرت محبوب الہی حاضر حضور خواجہ گنج شکر ہو و آپ کا محبوب الہی سے فرمایا کہ آنحضرت کے امام علی سے فرمایا کہ میری است میں ایک محبوب الہی ہے جو تیسے ملاقات ہو میرا سلام پہنچا چنانچہ سلسلہ فار مجہد تک جو یہ پیام پہنچا تو پہنچا نا ہوں سوچو یہ کیا بات ہو اور اس بات میں کیا کیا باتیں ہیں اور محبوب الہی حضرت برای دعا روز گذار حاضر ہوئے تھے مجھ حضور ہی انہا

تقسیم کے ساتھ پٹنگ پر بٹھایا اور جب داخل ارادت و خدمت ہوئے صوفی اس بات پر کہ خواجہ
 شیخ الاسلام میں یہ لفظ صحیح لکھا ہے جہڑ کا اوز نکالی دیا دتوں سے لہجہ اور اردہ پہرے ان
 اسرار کو الی سیر کیا جانیں اس میں ان کے لئے حروف پیدا نہیں اور صوت ناپیدا الغرض بعد
 تشریف لیجانے خواجہ بزرگ پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ عالم مسطور سے بہ عالم مشہور آئے اور
 ہر ملاقات خواجہ عرفان تشریف لے گئے خواجہ عرفان سچے بنید یہ بین مدہ مشایخان جلیلہ تھے
 ہر ایک مشایخ پر تو جمال خواجہ بزرگ سے مدہ ہوش ہوا کیونکہ جہان جہان اگر خواجہ بزرگ عالمگیر تھا
 خواجہ عرفان نے بعالم محویت خواجہ بزرگ سے فرمایا بہائی چار سے پاس کیسین بخیر و خیر طرف ہر
 خواجہ بزرگ چوزنگ ہوا سے یہ کس بت کی ترچی نظر ہو گئی + خدائی ادھر کی ادھر ہو گئی + اللہ عالم
 یا وہ عالم تھا کہ خواجہ بزرگ کو خود کا علم نہ تھایا یہ عالم ہو گیا عالم خدائی پر گئے کسفرت کلیم کہ حضرت
 و تبرکات کن سے پہونچے خواجہ بزرگ نے سر کو بقدم خواجہ عرفان رکھا آپس دونوں تہوں سے سر کو
 اوٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا بہائی آپ کی کیا رضا ہے عرض کی ارادت خواجہ عرفان نے فرمایا تسلیم
 توبہ اول آخر حیرت ہو اوس تہر کے نیچے جو نقدی سے پاؤ لاؤ اسے پہن فرمایا دو رکعت پڑھیں میں
 فیکہ ہزار بار اور اخلاص ایک مرتبہ دوسری میں بر فکس کے بعد دو گانہ کے خواجہ بزرگ کو شہنشاہ
 بخشا اور نقدی کو سر صدقہ خواجہ بزرگ فرمایا اور ارشاد کیا کہ الیوم بالیوم آخر ہر امانت دہمت
 تسبیح و تقدیس میں مصروف رہو سے میگویم کہ ہست این نکتہ باریک + شب روشن میان
 روز تاریک + خواجہ بزرگ بعد ریاض یومیہ حاضر ہوئے خواجہ عرفان نے فرمایا کہ بہائی سعید الین
 آپ کے طریقہ میں امر اسی ریاض کا ہے اللہ تعالیٰ برحمت خاص بسلا متی خیر و برکت عطا فرما
 بعد ہر تہذیب و عمامہ و لامیت عطا فرمایا کر میا کر کیا دوی اور فرمایا آپ محبوب حقانی ہو آپ کے
 فقر سے جھکو فرمے سے زہر بزدگانہ خداوند گار + خداوند را بندہ حق گذار + الانفساں

وضعا واحد و بسیط و اشتقاقا کرم اور ان سلسلہ کو تائید مشایخان انجان اور نگارہ پیشہ لگا یہ سناختہ ویرا خیرہ ناگوارہ (۲) بقول اربعہ

عبداللہ علیہ السلام۔ جو انسان ہے وہ بندہ احسان ہے جسکو یہ تیسرے نہیں وہ آدم نہیں
خبر کہ کبیر اللہ سے رحمت نے کہا اے انا اللہ خواجہ عرفان کی کیا شان ہے اور خواجہ بزرگ کیسے
انسان ہیں کہ ہر سے ناز ہے اور کہ ہر سے نیاز ہے ناز ملک سجدہ آدم ہے لایستکر اللہ من لا
یستکر الناس بعدہ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ تین مرتبہ اغلاص کو پڑھ کر فوق السحاب
دیکھ کر عرض کرو بعد تعمیل کے عرض کی نظر عرض سے گذر گئی فرمایا اسبیح علی کر کے تحت الارض
دیکھو بعد علی عرض کی کہ نظر عرض سے گذر گئی فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ
سے فرمایا جو آپ مناسب جالو کچھ روز ہمارے پاس رہو عرض کی جو امر ہو حاضر ہوں فرمایا پہرے
اوسنی طرح عمل زیر الاکر کے عرض کرو عرض کی کہ کچھ نظر نہیں آتا خواجہ عرفان نے انگشت شہ
و وسطی بصورت لاکو کے فرمایا اسمین کیا نظر آتا ہے عرض کی کہ یہ لامشیت ہر وہ ہزار عالم ہے
بعدہ خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ ہر کی سیر و سیاحت کا ارادہ ہے عرض کی کہ میرا ارادہ تو حاضر خدمت
رہنے کا ہے فرمایا بہتر ہے ت اسبجا کہ سے متعلق وہ ذکر ہے کہ جمین ہند لولی کا شاہ ولایت ہند ہوا
نامت ہوا ستمار و جاگیر میں تفاوت ہو چنانچہ ذکر اسکا دوسری جلد میں ہے بعدہ دونوں خواجگان
سیاحی و سیاحی عرب کو روانہ ہوئے اور بحال ہر حال ہر مقام گذرے کیونکہ بام حرمیت
نبیض روحی و فحلی ذاتی داسرا رخداوندی میں خواجہ بزرگ کھل ہوئے حاضر و غاib مظهر آنحضرت ہوئے
اور بہ زیارت آنحضرت خواجہ بزرگ نے عرض کی السلام علیکم یا رحمت اللعالمین آنحضرت صلی
فرمایا علیکم السلام یا قطب المشائخین بعدہ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے اور خواجہ عرفان نے
بزمان غاصر کے کان میں شخص دعا کی الی محبوب حقانی کو قبول فرما سروسش نے نما کی کہ حنیف رحمانی کو
قبول اور اس کے طریقہ رحمت کو مقبول فرمایا میں بعد خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ کو بعد ارادے
سکرات حضرت فرمایا اور آپ کہ شریف میں قیام پذیر ہوئے۔

فصل پنجم سیر غری آفاقی و انفاسی میں بعد خصت خواجہ عرفان خواجہ بزرگ
 بہر خصت حرم شریف میں حاضر ہوئے و بجای خاص و علای اختصاص عرفین کی ایسی میر
 آں کو قبول اور طریقوں کو مقبول فرمایا تھیں صاحب طریق کو آل کفہ میں جو کہ ہر شہر میں نہ
 ہر شہر اور مرد کو خرید نہیں کہتے ہواستہ غری جتنی سپردہ ہی سہا لون میں ناجی سپہ
 اولی جہاگر وہ نہیں ہے اور دنا کر نہ فرماوہ جو محبت کے ہے مرید خاندان چشتیہ نجات اور دنا
 میں بوجہ نسبت عالیہ آلیہ دیگر سہا لون کے مریدوں سے عقل و نقل و با فوق میں بعدہ خواجہ بزرگ
 مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے بوقت وصفت خواجہ بزرگ کو انار بستی عطا فرمایا
 بعدہ خواجہ بزرگ عراق میں تشریف لائے اور خواجہ قطب صاحب کو ہمراہ لیا اور اکیس ار شیفہ بقدر
 میں قیام فرما کر پس از نظام اتالیق و ولایت و مالک خواجہ صاحب کو دین چھوڑ کر روانہ ہر ہوئے
 اور زاحیات اجمیر شریف میں قیام فرمایا تا کج زحمت جہی از حب انا اللہ وانا الیہ راجعون

ضمیمہ غلام حسن ابن مولف

اسم شریف دیباچہ میں رقم ہے اسم نشان صفت اسمی تو ہے کہ نام عبد الرحمن و صفت
 عبد الشیطان (۱) نمبر خدا بطل غلام بوجہ مدت (۲) نمبر خدا بطل الفقر و محرومی و غلام محرابین

ضمیمہ الطویل (۱) قرآن کا کثر نام یاد کرنا موری قرائت و درفت نام سے مراد رفت اسمی ہے جسکا اسم یہ ہے
 اسمی بفتح الدرجات (۲) بتایت ملت ابراہیم حیدر باد بدایت جیسے گروہ اعظم سے قدم باہر ہو کہ جنم رسید ہو
 ان مصرع سے فقر شدہ بندہ صاحب محمد اعظم ابو حنیفہ استیاد کیا اور فقر شدہ بندہ شرب لغت بندہ یہ اقتباس اس میں
 اجماعی ہر گیارہ جہت بدو جدا لی سواد اعظم ہے (۳) نمبر الانور او سہا لون بزرگ کا اعتقاد ہے اور مدت ۷۵
 دونوں وحدت سے ناشی ہیں و احدیت میں ہوا ہے وہ کی کہ اسم اعظم مخفی ہے اور وحدت میں علم علام ہے

تشریح از ایجابک نام شریف ہے نہ بکلامت کا بلکہ کلامت کا اظہار اسراف میں انرا اختصاص ہے
 تفسیرات اور ایجابک نام شریف ہے نہ بکلامت کا بلکہ کلامت کا اظہار اسراف میں انرا اختصاص ہے
 تفسیرات اور ایجابک نام شریف ہے نہ بکلامت کا بلکہ کلامت کا اظہار اسراف میں انرا اختصاص ہے

فهرست کتب موجوده در کتابخانه کسبه بازار متحصله کوهستانی شهر کرمان

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدسته مغفرت	۱۰۰	گلدسته فقهی حصه دوم	۱۵۰	میلاد شریف اول در عشق	۱۵۰
اوراد و سبوح	۱۰۰	گلدسته فقهی حصه سوم	۱۵۰	میلاد شریف اسرار عشق	۱۵۰
رساله نماز عیدین معاجز	۱۰۰	گلدسته فقهی حصه چهارم	۱۵۰	جلوس محاسبه اربع	۱۵۰
رساله علاج تشنجان	۱۰۰	ایضاً حصه اول	۱۵۰	شرح درجی	۱۵۰
توکل	۱۰۰	فقه دروس فقهی	۱۵۰	شرح نفیست	۱۵۰
استغفار و زب	۱۰۰	گلدسته عطار حصه اول	۱۵۰	نعت رسول خدا	۱۵۰
در و تراب	۱۰۰	گلدسته عطار حصه دوم	۱۵۰	ایضاً حصه دوم	۱۵۰
فصلیه تیرگی	۱۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵۰	جلوس نفیست	۱۵۰
میان آدیان	۱۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵۰	آئین نفیست	۱۵۰
نورانی حضرت شیخ	۱۰۰	بحر ولادت	۱۵۰	مرقع نفیست	۱۵۰
استان خواب	۱۰۰	غنی عطار حصه اول	۱۵۰	شکوفا نفیست	۱۵۰
شوکت محمدی	۱۰۰	ایضاً حصه دوم	۱۵۰	فهرن نفیست	۱۵۰
تواریخ خج	۱۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵۰	گلشن نفیست	۱۵۰
تواریخ سبوح	۱۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵۰	بهار نفیست	۱۵۰
یار اشت و اوقات	۱۰۰	مجموعه حدیث	۱۵۰	گلزار اوقات	۱۵۰
تاریخ جهان معین الدین	۱۰۰	شفاعت است	۱۵۰	مخفی خواصیه	۱۵۰
اصول و خلاف در التماس	۱۰۰	مولود و شریف	۱۵۰	تجلیات نامه سرور	۱۵۰
و القهار محمدی	۱۰۰	شور قیامت	۱۵۰	دیوان مرزا میرزا	۱۵۰
صدر دجایر	۱۰۰	مولود فاطمیه	۱۵۰	ایضاً حصه دوم	۱۵۰
خلعت آریه	۱۰۰	گلدسته ابوالفضل	۱۵۰	نعت حبیب	۱۵۰
مصطفی نبات	۱۰۰	نعت نبی	۱۵۰	ایضاً حصه دوم	۱۵۰
سینا المقلدین	۱۰۰	ایضاً حصه دوم	۱۵۰	مولود بسبب	۱۵۰
نقش مراد	۱۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵۰	میلاد و مخفی اول	۱۵۰
اسرار الهی	۱۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵۰	مولود خواصیه بزرگ	۱۵۰
جبر الدجی	۱۰۰	میلاد و شریف اسرار عشق	۱۵۰	شرح سراج	۱۵۰
گلدسته فقهی حصه اول	۱۰۰	ایضاً اخلاص عشق	۱۵۰	گلدسته فقار	۱۵۰